ماہنامہ

احمدیہ گزٹ

کینیڈا

فروری 2013ء

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے
توحید کی ہو لب پہ شہادت خدا کرے
ایمان کی ہو دل میں حلاوت خدا کرے
پڑ جائے ایسی نیکی کی عادت خدا کرے
سرزد نہ ہو کوئی بھی شرارت خدا کرے
مل جائے تم کو دین کی دولت خدا کرے
چمکے فلک پہ تارۂ قسمت خدا کرے
ٹل جائے جو بھی آئے مصیبت خدا کرے
پہنچے نہ تم کو کوئی اذیت خدا کرے

کلام محمودؓ

موعود خلیفہ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ

میں اس لئے خلیفہ نہیں کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وفات کے دوسرے دن جماعت احمدیہ کے لوگوں نے جمع ہو کر میری خلافت پر اتفاق کیا بلکہ اس لئے بھی خلیفہ ہوں کہ خلیفہ اوّلؓ کی خلافت سے بھی پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے الہام سے فرمایا تھا کہ میں خلیفہ ہوں گا۔ پس میں خلیفہ نہیں بلکہ موعود خلیفہ ہوں۔ میں مامور نہیں مگر میری آواز خدا تعالیٰ کی آواز ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اس کی خبر دی تھی۔ گویا اس خلافت کا مقام ماموریت اور خلافت کے درمیان کا مقام ہے اور یہ موقع ایسا نہیں کہ جماعت احمدیہ اسے رائیگاں جانے دے اور پھر خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائے۔ جس طرح یہ بات درست ہے کہ نبی روز روز نہیں آتے اسی طرح یہ بھی درست ہے کہ موعود خلیفے روز نہیں آتے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء)

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

فروری 2013ء جلد نمبر 42 شمارہ 2

مصلح موعود نمبر

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی ﷺ	2
☆	ارشادات عالیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	4
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کینیڈا کی رپورٹ از مکرم عبدالماجد طاہر صاحب	11
☆	”میں مسیح موعود ہوں یعنی اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں“ از پروفیسر ہادی علی چوہدری	13
☆	احترام خلافت اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ از مولانا محمد کلیم خاں	16
☆	مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان کے ساتھ مجالس از محمد اکرم یوسف	22
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	26
☆	تصاویر: اسد سعید، خرم ملک، مامون رشید ملک اور خلیق احمد	28

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور فرحان احمد نصیر

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

تکنیکی معاونین

آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بٹ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

پرنٹرز

جیمنک گرافکس

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّ حۡمٰنِ الرَّ حِیۡمِ o

کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِ جَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡ مُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡھَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَتُؤۡ مِنُوۡنَ بِاللّٰہِ ؕ وَلَوۡ اٰمَنَ اَھۡلُ الۡکِتٰبِ لَکَانَ خَیۡرًا لَّھُمۡ ؕ مِنۡھُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَاَکۡثَرُ ھُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ o

(سورۃ آل عمران 3 : 111)

تم بہترین اُمّت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حُکم دیتے ہو اور بُری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ ان میں مومن بھی ہیں مگر اکثر ان میں سے فاسق لوگ ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنۡ حُذَیۡفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِیۡ نَفۡسِیۡ بِیَدِہٖ لَتَاۡ مُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَلَتَنۡھَوُنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ اَوۡلَیُوۡ شِکَنَّ اللّٰہُ اَنۡ یَبۡعَثَ عَلَیۡکُمۡ عِقَاباً مِنۡہُ ثُمَّ تَدۡعُوۡنَہ' فَلاَ یُسۡتَجَابُ لَکُمۡ۔

(جامع ترمذی۔ ابواب الفتن ،باب الامربالمعروف والنھی عن المنکر)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، یا تو تم نیکی کا حُکم دو اور بُرائی سے روکو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب سے دوچار کرے گا۔ پھر تم دعائیں کرو گے لیکن وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پیشگوئی مصلح موعود

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 20 فروری 1886ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں ’’مصلح موعود‘‘ کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

’’ بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہ عزّو جل خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جل شانہ و عزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظهر الاول و الآخر۔ مظهر الحق و العلاء كان الله نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ و كان امراً مقضياً۔ ‘‘

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 100-102)

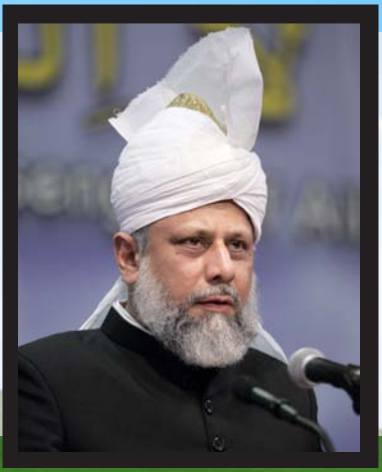

وقفِ جدید کے 56 ویں سال کا اعلان، گزشتہ سال کا جائزہ اور مالی قربانی کی برکات پر مشتمل روح پرور واقعات

پاکستان کے علاوہ برطانیہ، امریکہ اور پھر جرمنی وقفِ جدید کی مالی قربانی میں نمایاں رہے

جو برکت اللہ تعالیٰ نے جماعت کے پیسے میں رکھی ہے وہ دوسروں کے ہاں نظر نہیں آتی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جنوری 2013ء بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرۃ آیت 163 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا کہ اس آیت کے مضمون یعنی مالی قربانی کا جو ادراک آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کو ہے وہ کسی اور کو نہیں۔ افراد جماعت احمدیہ بے لوث اور بے نفس ہو کر مالی قربانی کرتے ہیں اور کسی بھی قربانی پر احسان جتانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ عجیب جماعت ہے جس کو مالی قربانی کر کے راحت و سکون ملتا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جو برکت اس نے جماعت کے پیسے میں رکھی ہے وہ دوسروں کے ہاں نظر نہیں آتی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ گو کہ احباب جماعت چندہ دے کر یا مالی قربانی کر کے یہ نہیں پوچھتے کہ اس پیسے کا مصرف کیا ہو گا مگر انتظامیہ کو اس بارے میں بہت زیادہ محتاط ہونا چاہئے۔ خرچ بڑا پھونک پھونک کر کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس فکر کو بھی سامنے رکھنا چاہئے کہ ہمیں یہ فکر نہیں کہ پیسہ کہاں سے آئے گا، اس کا انتظام تو خدا تعالیٰ کرے گا، ہاں فکر ہے تو اس بات کی کہ خرچ کرنے والے کہیں دنیا کی لپیٹ میں نہ آ جائیں اور جماعتی اموال کا درد نہ رہے۔

فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعتی پیسے کے خرچ کا ایک طریق کار ہے، مختلف جگہوں پر چیک ہوتے ہیں لیکن پھر بھی خرچ کرنے والوں کو اس معاملے میں اللہ تعالیٰ سے مدد بھی مانگتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہم اس وقت تک دیکھتے رہیں گے جب تک ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط تر کرتے چلے جائیں گے۔

فرمایا پس جب مالی قربانی کرنے والے خدا تعالیٰ پر ایمان اور یقین رکھتے ہوئے اس کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کو مستقبل کا کوئی خوف نہیں ہوتا اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں بلکہ انہیں تو آخرت میں جنت کی بشارت مل رہی ہوتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ انہیں دنیا میں بھی بڑے بڑے اَجر سے نوازتا ہے۔

حضورِ انور نے دنیا بھر میں بسنے والے احمدیوں کے دل میں ایک خاص جذبہ قربانی، مالی قربانی کی برکات، خدا تعالیٰ کی عطاؤں اور خلافت سے محبت اور مضبوط تعلق پر مشتمل کچھ واقعات ازدیادِ ایمان کی غرض سے بیان فرمائے اور فرمایا کہ قربانیوں کی داستانوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔

حضورِ انور نے وقفِ جدید کے 56 ویں نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے گزشتہ سال کا جائزہ پیش فرمایا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ جماعت عالمگیر کو امسال 50 لاکھ 10 ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کرنے کی توفیق حاصل ہوئی جو گزشتہ سال سے 3 لاکھ 17 ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ پاکستان اپنی پوزیشن برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اس کے علاوہ بیرونی دنیا میں پہلے نمبر پر برطانیہ، دوسرے پر امریکہ اور پھر جرمنی ہے۔ شاملین وقفِ جدید کی کل تعداد 10 لاکھ 13 ہزار 112 ہو گئی ہے۔ شاملین کی تعداد میں اضافے کے لحاظ سے پہلی تین پوزیشنز پر نائیجیریا، گھانا اور پھر سیرالیون ہے۔ افریقہ میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے نمبر 1 پر گھانا، 2 پر نائیجیریا اور نمبر 3 پر ماریشس ہے۔ پاکستان کی پہلی تین جماعتوں میں لاہور، ربوہ اور پھر کراچی ہے۔ حضورِ انور نے مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ، امریکہ، جرمنی، کینیڈا اور بھارت کی اندرونی جماعتی پوزیشنز کا جائزہ بھی پیش فرمایا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب مالی قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندے جب دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں تو ان کے ساتھ لطافت اور محبت کرتا ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی جان، مال اور وقت کو خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ سچا دین یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تا وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اس کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کرنے میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں۔ آمین۔

حضورِ انور نے آخر پر لیبیا میں احمدیوں کے حالات بیان کر کے وہاں کے احمدیوں کا مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے اور وہاں کے اسیروں کی رہائی کے لئے اور خاص طور پر وہاں پر غیر لیبین احمدیوں کی مشکلات اور پریشانیاں دُور ہونے کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ، 8 جنوری 2013ء)

چوتھی قسط

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2012ء

مورخہ 14 جولائی تا 16 جولائی 2012ء

کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ

مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن

14 جولائی 2012ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور رپورٹس اور خطوط پر ہدایات سے نوازا۔

نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ کی حضور انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر میں کانفرنس روم میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر سب سے پہلے ایک نائب صدر خدام الاحمدیہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ میرے پاس نگرانی کے لئے پانچ شعبے وقارِ عمل، خدمت خلق، صنعت وتجارت، عمومی اور امور طلباء ہیں۔ اس کے علاوہ چار ریجن ہیں۔ جن کے دورے کرتا ہوں۔

ایک دوسرے نائب صدر نے بتایا کہ میرے پاس عاملہ کے مال اور اشاعت کے شعبے ہیں اور اس کے علاوہ تین ریجن ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ وہ اپنے ریجن کا سہ ماہی دورہ کرتے ہیں اور اجلاسات عام اور ریجنل اجتماعات میں شامل ہوتے ہیں۔

ایک تیسرے نائب صدر نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے سپرد ویسٹرن کینیڈا اور ایسٹرن کینیڈا کے ریجنز ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ان کا تو بڑا فاصلہ ہے۔ اس پر نائب صدر نے بتایا کہ بہت فاصلہ ہے ان کے اجتماعات میں شامل ہوتا ہوں اور اس کے علاوہ سال میں ایک دو وزٹ یہاں کی مجالس کے ہو جاتے ہیں۔

حضور انور کے ارشاد پر معتمد نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری 63 مجالس ہیں اور ان میں سے 52 مجالس رپورٹس میں باقاعدہ ہیں اور باقی مجالس کے لئے ریجنل قائد اور قائد مجلس کو یاد دہانی کرواتے ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر معتمد نے بتایا کہ گزشتہ سال پچاس مجالس کی رپورٹس باقاعدہ آئی تھیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر معتمد صاحب نے بتایا کہ ہم رپورٹس کا جواب Online System کے ذریعہ دیتے ہیں۔ تمام مہتممین کو اس سسٹم کی رسائی ہے وہ اپنے اپنے شعبہ میں جا کر، ہر مجلس کی رپورٹ پر اپنا تبصرہ کرتے ہیں۔

معتمد نے بتایا کہ مہتممین اپنے اپنے شعبہ پر جواب دیتے ہیں اور معتمد ان رپورٹس کی ایک Summary بنا کر صدر صاحب کو دیتے ہیں۔ صدر صاحب دیکھتے ہیں اور اپنے ریمارکس دیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ معتمد کا کام ہے کہ ہر رپورٹ کو Acknowledge کرے کہ تمہاری رپورٹ مل گئی ہے اور شعبہ کا جو مہتمم ہے وہ اس میں اپنے اپنے شعبوں کو اپنے Comments دے گا اور صدر کی طرف سے مجموعی رپورٹ پر ایک تبصرہ چلا جانا چاہئے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر معتمد صاحب نے بتایا کہ خدام کی تعداد 4492 ہے لیکن یہ علم نہیں ہے کہ جلسہ سالانہ میں کتنے خدام شامل ہوئے تھے۔

مہتمم مقامی نے حضور انور کے ارشاد پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہاں پیس ولیج کے خدام کی تعداد 472 ہے اور اس میں جامعہ کے طلباء 64 ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر مہتمم مقامی نے بتایا کہ خدام کے لئے سپورٹس کے پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں سے بھی مجھ کو شکایتیں ملتی رہتی ہیں کہ بعض لڑکوں کو نشے کی عادت پڑ گئی ہے یا اور برائیوں میں مبتلا ہیں۔ پیس ولیج میں تو سارا کنٹرول آپ کا ہے تو پھر ایسا کیوں ہے۔

حضور انور نے فرمایا صرف پردہ پوشی نہ کیا کریں۔ اس قسم کے معاملات میں پردہ پوشی جائز نہیں۔ لوگوں کے جو بھی ایسے کیسز (Cases) ہیں صدر کے علم میں آنے چاہئیں، امیر جماعت کے علم میں آنے چاہئیں اور اگر ان کا زیادہ بگاڑ پیدا ہو رہا ہے تو میرے علم میں بھی صدر صاحب کے ذریعہ آنے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کے پاس جائزہ ہونا چاہئے کہ کتنے ایسے خدام ہیں جو ان برائیوں میں ملوث ہیں، ہر کام کرنے کے لئے کوئی بنیاد ہونی چاہئے۔ صرف ایک دو کو دیکھ کر بدظنی بھی نہیں ہونی چاہئے اور جب میرے پاس کسی اور ذریعہ سے شکایات آتی ہیں تو مجھے پتہ ہو کہ آپ کی طرف سے بھی رپورٹ آئی ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے پتہ ہے کہ اتنے لوگ ہیں، اتنی زیادہ کوئی Alarming Situation نہیں ہے۔ لیکن اگر ایک بھی ہو تو Alarming ہونی چاہئے۔ اس لئے کہ ایک مچھلی سارے تالاب کو گندا کر دیتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ صرف کینیڈا کا معاملہ نہیں ہے۔ دنیا میں

جتنے بھی Western ملک ہیں اور ہر جگہ جہاں بھی آزادیاں ہیں، اس آزادی میں ماحول کا اثر ہو جاتا ہے تو اس لئے بلاوجہ اس بات پر کہ مجھے پریشانی ہوا اطلاع نہ دی جائے یا پردہ پوشی کی جائے تو یہ غلط چیز ہے۔ اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ اطلاع دی جائے۔ پھر اگر یہ صورتحال سامنے ہو کہ کتنے لوگ ہیں تو میں آپ لوگوں کو مشورہ بھیج سکتا ہوں کہ زیادہ لوگ ہوں تو اصلاح کا کیا طریقہ استعمال کرنا چاہئے۔ کس قسم کی برائیوں میں لڑکے ملوث ہیں ان کے لئے کس قسم کی اصلاح کا طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ کچھ تو ایسے ہیں جو Smoking کے نشے میں مبتلا ہیں، کچھ الکحل میں پڑے ہوئے ہیں۔ کچھ لڑکیوں سے دوستیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس طرح بہت سارے Issues ہیں۔

حضور انور نے فرمایا تو ان سب کی اصلاح خدام الاحمدیہ نے کرنی ہے۔ ’’قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی‘‘ یہ ہر ایک کے سامنے رکھیں ہر ایک خادم کے لئے ایک بیج بنوائیں اور ہر ایک خادم کے سینے پر لگا دیں تا کہ اس کو روز دیکھے اور اس کو خیال رہے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ پہلی کوشش یہاں پیس ولیج سے شروع کریں۔ پھر پورے ملک میں پھیلائیں۔ ہر خادم جو یہاں آئے، اپنی میٹنگ میں آئے، اجتماع میں آئے وہ بیج لگا کر آئے تا کہ اس کو پتہ لگے کہ اس کی کیا ذمہ داری ہے۔ اس طرح توجہ پیدا ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: برائیوں میں ملوث اگر دو چار لڑکے ہیں تو ان کو بہر حال اپنی نگرانی میں رکھنا چاہئے اور دینی لحاظ سے جو آپ کے مضبوط لڑکے ہیں اور آپ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی طبیعت کے لحاظ سے بھی ان کی اصلاح کی کوشش کر سکتے ہیں تو وہ ان لڑکوں کے ساتھ تعلقات بڑھائیں اور ان کی اصلاح کی کوشش کریں نہ کہ وہ خود ہی اس میں Involve ہو جائیں ایسے نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا یہ ہے کہ جہاں تک میری اطلاع ہے نمازوں کی طرف بھی زیادہ توجہ نہیں ہوتی۔ آپ لوگوں کی رپورٹوں میں اس کا زیادہ ذکر نہیں ہوتا۔ یہاں فجر کی نماز میں خدام کی حاضری کے حوالہ سے مہتمم مقامی نے بتایا کہ دوران سال قریباً 25 فیصد حاضری ہوتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ تو Alarming ہے۔ یہاں ساتھ ساتھ گھر ہیں اور آپ کا مکمل کنٹرول ہے تو یہاں زیادہ حاضری نہیں ہے جو جہاں Scattered گھروں میں پھیلے ہوئے ہیں، بڑی بڑی مجالس ہیں تو ان میں کس طرح کنٹرول ہوگا۔

حضور انور نے Abode of Peace کے ریجنل قائد سے وہاں کے خدام کی نمازوں میں حاضری کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فرمایا وہاں سے بھی کافی شکایتیں آتی ہیں۔ جس پر قائد صاحب نے بتایا کہ اب Abode of Peace کی بلڈنگ کے اردگرد بھی کافی گھر ہیں۔ چار بڑی بلڈنگز ہیں اور ہر بلڈنگ میں نماز سنٹر ہے۔ حضور انور نے فرمایا نماز سینٹر تو میں نے دیکھا ہوا ہے۔ اگر سارے لوگ اس ایک بلڈنگ کے نماز پڑھنے آجائیں تو وہ ہال کافی نہیں ہوسکتا۔

حضور انور نے فرمایا: ایک سال آپ کا سارا Theme نماز پر ہونا چاہئے اور اجتماع پر بھی نماز پر فوکس ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: جن لڑکوں کا آپ کو پتہ ہے کہ برائیوں میں ملوث ہیں ان کی بہر حال نگرانی اس طرح ہونی چاہئے کہ نئے لڑکے ان میں شامل نہ ہوں۔ یہ Vigilance ضروری ہے۔ کس طرح بچانا ہے اس کی ایک باقاعدہ سکیم آپ کے پاس ہونی چاہئے۔

☆ مہتمم مال نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ ہمارے 4492 خدام میں سے 2220 کمانے والے ہیں اور ہمارا خدام کا اس سال کا بجٹ 7 لاکھ 29 ہزار 259 ڈالر ہے۔

حضور انور نے کمانے والے خدام کی تعداد اور یہاں کی Minimum Wage کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد فرمایا کہ آپ کے چندہ میں کافی گنجائش ہے۔ خدام کی اصل انکم پر بجٹ بنائیں تو آپ کا چندہ کافی بڑھ سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اصل یہ روح پیدا کریں کہ یہ Tax نہیں ہے، خدا کی رضا کی خاطر دینا ہے۔ صرف پیسے اکٹھے کرنا مقصد نہیں ہے۔ قرآن کریم میں تو یہ لکھا ہے کہ اپنے ایمانوں کو بڑھانے کے لئے مالی قربانی کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدام کے ذہن میں یہ ہونا چاہئے کہ جو بھی چندہ جمع ہوتا ہے وہ صحیح جگہ پر خرچ ہوتا ہے۔ لندن میں بھی بعض جگہ یہ رجحان تھا۔ وہاں ریجنل اجتماعات پر جامعہ کے طلباء نے ان کے سوالات کے جوابات دیئے تو ان کی غلط فہمیاں دور ہوئیں اور انہوں نے خود کہا کہ اب ہم سے چندہ وصول کرو۔ ہم چندہ دیں گے۔ تو آپ لوگ بھی خدام کا اپنے نظام پر اعتماد پیدا کریں کہ چندہ کا استعمال کہاں ہو رہا ہے۔ ان کو پتہ ہو کہ چندہ کا صحیح استعمال ہو رہا ہے۔

☆ مہتمم خدمت خلق نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے چھ Blood Clinic کئے ہیں جس میں 600 خون کی بوتلیں اکٹھی کی گئی ہیں اور ایک Food Drive کی ہے جس میں ایک لاکھ 28 ہزار پاؤنڈز خوراک اکٹھی کی گئی ہے اور ایک Bone Marrow Clinic کیا ہے جس میں 121 خدام نے رجسٹریشن کروائی ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر مہتمم خدمت خلق نے بتایا کہ ہم ایسٹرن کینیڈا اور ویسٹرن کینیڈا میں جہاں جہاں ہیومینیٹی فرسٹ ہے ان کو Food اکٹھا کر کے دیتے ہیں اور باقی Local Food Bank کو دے دیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہیومینیٹی فرسٹ کو زیادہ دینے کی ضرورت نہیں ان کے پاس تو اور بہت سے Resources ہیں جہاں سے وہ لے سکتے ہیں۔ آپ افریقہ میں مدد کریں۔ وہاں Model Village کے پراجیکٹ ہیں جو کہ یوکے نے شروع کئے ہوئے ہیں۔ آپ بھی ان کے ساتھ ملکر اپنی ٹیم بھیجیں جیسے کہ Solar Projects ہیں، واٹر سپلائی اور Roads بنانا ہے۔ لجنہ کی میٹنگ میں انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ایک Village کو سپانسر کریں گی۔ کیا آپ بھی وعدہ کرتے ہیں؟ اس پر تمام ممبران نے کہا جی حضور! انشاء اللہ۔

حضور انور نے فرمایا ایک ماڈل ولیج بنانے کا خرچ تقریباً پچاس ہزار پاؤنڈ کے لگ بھگ ہے جو کہ آپ کے تقریباً 75 سے 78 ہزار ڈالر بنتے ہیں۔ کہاں سے دیں گے، اپنی بچت میں سے دے دیں۔ اس پر ممبران نے کہا ہم انشاء اللہ دیں گے۔

☆ بعد ازاں مہتمم اطفال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اطفال کی تعداد 1477 ہے۔

حضور انور نے فرمایا اطفال کو اگر آپ نمازوں کی عادت ڈال دیں تو بڑے ہو کر جب خدام میں شامل ہوتے ہیں تو ان کی تربیت کا مسئلہ کم ہو جاتا ہے۔ ویسے تو جو بچے 15 سال کی عمر تک کے ہیں اس میں وہ بڑے کنٹرول ہوتے ہیں، تعاون بھی کرتے ہیں۔ نیکیوں کی باتیں بھی بڑی کر رہے ہوتے ہیں۔ جب خدام میں جاتے ہیں، آزادی ہو جاتی ہے، سیکنڈری سکول بھی چلے گئے ہوتے ہیں، گریڈ 10,9 میں ہونے کی وجہ سے ویسے ہی سمجھتے ہیں کہ ہم جوان ہو گئے ہیں۔ ان کی تربیتی صورتحال کچھ اور ہو جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا پس اطفال الاحمدیہ میں اس حد تک ان کے دماغوں میں ڈال دیں کہ وہ کیا چیز ہیں، کس طرح انہوں نے رہنا ہے۔ نمازیں پڑھنی ہیں تو کیوں پڑھنی ہیں، کتنی پڑھنی ہیں۔ ان کو پانچوں نمازوں کا عادی بنا دیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں پیس ولیج میں اطفال کے ذریعہ صبح لوگوں کو جگانے کا انتظام ہوسکتا ہے۔ صَلِّ عَلٰی کروادیا کریں۔ ہمسایہ میں کوئی اعتراض نہیں کرے گا۔ ایک آدھ ہی کوئی غیر ہے۔ رات کے بارہ بجے تک تو آپ نعرے لگا رہے تھے تو کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ تو اصل میں بچوں کو اس طرح سنبھالیں کہ جوانی میں قدم رکھنے کے بعد بھی وہ سنبھلے رہیں۔

☆ مہتمم تربیت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ تربیت کا بھی بہت بڑا کام ہے۔ تربیت کا کام ٹھیک ہو جائے تو باقی شعبے خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

مہتمم تربیت نے بتایا کہ گزشتہ دو سالوں سے ہمارا فوکس نماز اور حضور انور کے خطبات سننے پر ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کے پاس یہ جائزہ ہونا چاہئے کہ کتنے ہیں جو خطبات سنتے ہیں، اگر Live نہیں تو ان کو کہا کریں کہ Repeat ہی سن لو، آجکل تو انٹرنیٹ پر بھی سن سکتے ہیں۔ Archive میں پرانے خطبات ہیں وہ بھی سن سکتے ہیں اور MTA کی ویب سائٹ بھی ہے اس پر بھی سن سکتے ہیں۔

مہتمم تربیت نے بتایا کہ ہم نے فون پر بھی سننے کا انتظام کیا تھا کہ صبح ڈرائیو کرتے ہوئے خدام سن لیں۔ یہ تعداد 35 سے شروع ہوئی تھی اب 250 تک چلی گئی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ تو بہت معمولی تعداد ہے۔ مہتمم تربیت نے بتایا کہ 35 سے 40 فیصد ایسے ہیں جو Live یا Repeat خطبہ سنتے ہیں۔ ہم نے اس تعداد کو بڑھانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر دوسری بات یہ ہے کہ نوجوان شادیاں کرواتے ہیں۔ پھر بیویوں سے لڑتے ہیں، طلاقیں دیتے ہیں، جھگڑے ہوتے ہیں اس لئے اس چیز کو بھی دیکھیں۔ یہ بھی تربیت کا کام ہے کہ گھروں کو برباد ہونے سے بچائیں۔ نوجوانوں کو نوجوان ہی سنبھال سکتے ہیں۔ اگر ان نوجوانوں کے کوئی Concerns ہیں جو بعد میں جھگڑوں کی وجہ بنتے ہیں تو اس کا پہلے پتہ ہونا چاہئے تاکہ اس کے مطابق فیصلے کریں اور شادیاں کرکے ایک دوسرے کی زندگی برباد تو نہ کریں۔ جہاں لڑکوں کا قصور ہے۔ وہاں ان کی اصلاح ہونی چاہئے اور جہاں لڑکیوں کا قصور ہے وہاں ان کی اصلاح ضروری ہے۔

مہتمم تربیت نے بتایا کہ ہم نے ریجنل لیول پر تربیت کے کافی پروگرام کروائے ہیں اور Real Talk پروگراموں میں بھی خدام نے حصہ لیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کو تربیت پر زیادہ زور دینا چاہئے یہ معاملہ صرف پیس ولیج کا نہیں ہے یا احمدیہ ابوڈ آف پیس کا نہیں ہے ہر جگہ کا معاملہ ہے۔ لڑکیوں سے دوستی، ڈیٹنگ dating کی عادت پڑ رہی ہے۔ اس طرح کی عادتیں سکولوں، کالجوں میں جا کر ہو جاتی ہیں۔ اس طرف بھی توجہ ہونی چاہئے۔ کوئی خاص پروگرام بنائیں اور دیکھیں اور نظر رکھیں تربیت کا کام خدام الاحمدیہ نے سنبھالنا ہے۔

☆ مہتمم عمومی کو حضور انور نے فرمایا آجکل تو آپ کا شعبہ ڈیوٹیاں دے رہا ہے۔ مہتمم عمومی نے بتایا کہ عمومی کی ڈیوٹی میرے ذمہ ہے اور حفاظت خاص صدر صاحب کے ذمہ ہے۔

☆ مہتمم تعلیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ سال میں ہم نے ایک کتاب کشتی نوح مقرر کی ہے اور ہر سہ ماہی اس کا امتحان لیتے ہیں۔ پہلی سہ ماہی میں 346 خدام نے Online امتحان دیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے خطبات کی جو Collection خلافت علیٰ منہاج نبوت وہ نئی شائع ہوئی ہے اس کے تین Volume ہیں اس میں سے کچھ حصے نکال کر اس کا ترجمہ کر کے دیں۔ ایک ٹیم بنائیں جو اعلیٰ معیار کا ترجمہ کر سکے۔ پھر یہ خدام کے نصاب میں رکھیں اور اس میں سے امتحان لیں تاکہ ان کو پتہ لگے کہ خلافت کیا چیز ہے۔ یہ کتاب آپ کی لائبریری میں ہوگی۔ نہیں تو منگوائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ امتحان دینے والوں کی تعداد بڑھانے کی کوشش کریں یہ امتحان دینے والے 346 تو وہی ہیں جن کی پہلے ہی اصلاح ہے جماعت سے Attach رہتے ہیں۔ شعبہ تعلیم کو تربیت کے ساتھ اس طرح مدد کرنی چاہئے کہ دینی علم بڑھا کر زیادہ سے زیادہ خدام کو جماعت کے ساتھ اٹیچ کریں تاکہ ان کو پتہ ہو کہ ہم کیا چیز ہیں۔

☆ مہتمم اشاعت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم ہر سہ ماہی اپنا رسالہ النداء نکالتے ہیں۔

☆ مہتمم تبلیغ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ اس سال آٹھ بیعتیں کروائی ہیں اور یہ گزشتہ دو ماہ میں ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک میاں بیوی ہیں اور باقی چھ خدام ہیں اور بیعت کرنے والوں میں ایک پاکستانی ہے باقی سب یہاں کے مقامی افراد ہیں۔

☆ محاسب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ ان کے بل پاس کرتے ہیں جو یہ خرچ کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ رسیدیں بھی دیکھا کریں کہ خرچ ٹھیک ہو رہے ہیں کہ نہیں۔ اس پر محاسب نے بتایا کہ ہم ہر سہ ماہی باقاعدہ آڈٹ کرتے ہیں۔

☆ مہتمم تجنید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری تجنید 4492 ہے۔ حضور انور نے فرمایا اتنی ہی مال کی ہے اور اتنی ہی آپ کی ہے۔ آپ کی زیادہ ہونی چاہئے۔ مال کی رپورٹ کے مطابق تو ایک ہزار کے قریب ایسے خادم ہیں جو چندہ نہیں دیتے۔ مال کی تجنید اتنی ہونی چاہئے جو چندہ دیتے ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر مہتمم تربیت نے بتایا کہ جو چندہ نہیں دیتے ان میں سے ایک بڑا حصہ جماعتی پروگراموں وغیرہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ چار پانچ سو ایسے ہیں جو شامل نہیں ہوتے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جو چار پانچ سو پیچھے ہٹے ہوئے ہیں، دنیا میں پڑ گئے ہیں ان کو بھی قریب لانے کی کوشش کریں۔ ان کے لئے علیحدہ پروگرام بنائیں۔

مجلس انصار سلطان القلم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے خدام ہیں جو لکھتے ہیں یا ان میں لکھنے کا Potential ہے۔ اس پر انچارج صاحب نے بتایا کہ 210 خدام رجسٹرڈ ہیں لیکن اس وقت 25 ممبرز اخباروں میں آرٹیکل وغیرہ لکھنے والے ہیں۔ دو صد کے قریب ایسے ہیں جن میں لکھنے کی صلاحیت ہے۔ یہ ممبرز مطالعہ بھی کرتے ہیں اور لکھنے کے لئے مدد بھی لیتے ہیں۔

☆ مہتمم وقار عمل نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ چھ ریجن میں وقار عمل ہوئے۔ حضور انور نے فرمایا یہاں مسجد کے علاقے کی صفائی کے لئے بھی وقار عمل ہونے چاہئیں۔ جہاں جہاں مساجد ہیں، مشن ہاؤسز ہیں، وہاں پر بھی وقار عمل کیا کریں۔

☆ مہتمم تربیت نومبائعین کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کے پاس تربیت کے لئے گزشتہ تین سال کے نومبائعین ہونے چاہئیں۔ یہ خدام نومبائعین آپ کے پاس انصار کے ذریعہ بھی آئیں گے، جماعت کے سیکرٹری تربیت کے ذریعہ بھی آئیں گے۔ آپ نے تمام خدام نومبائعین کو سنبھالنا ہے اور ان کی تربیت کرنی ہے۔

☆ مہتمم تربیت نے بتایا کہ اس وقت 34 نومبائعین ہیں اور ان میں سے دس کے قریب ایسے ہیں جو Attach نہیں ہیں، جن سے رابطہ مشکل ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ان کو باقاعدہ اپنے نظام میں لے کر

آئیں۔اس طرح تو کوئی فائدہ نہیں کہ شکار کیا اور اڑا دیا۔اس طرح پکڑیں کہ آپ کے سدھائے ہوئے پرندے بن جائیں۔

حضور انور نے فرمایا ان کو جماعتی پروگراموں میں Involve کریں۔کسی نہ کسی طرح ان کو اجتماعوں پر یا دوسرے پروگراموں میں اسسٹنٹ بنا دینا تھا تاکہ انہیں احساس ہوتا کہ وہ جماعت کا حصہ ہیں، خاص طور پر جو لوکل لوگ ہیں، یا ساؤتھ امریکہ سے یا دوسرے ممالک سے آئے ہیں ان کو اپنے ساتھ لگائیں۔

☆ مہتمم امور طلباء نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ صرف یونیورسٹی جانے والے طلباء کی تعداد 277 ہے۔ جہاں ہم نے ''احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن'' قائم کردی ہے وہاں باقاعدہ یونیورسٹیز میں سیمینارز منعقد کئے جا رہے ہیں۔

حضور انور نے طلباء کی کونسلنگ کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر مہتمم امور طلباء نے بتایا کہ ہائی سکول ختم کرنے کے بعد طلباء کو گائیڈ کیا جاتا ہے کہ ان کے لئے کونسا مضمون اور کونسا فیلڈ بہتر ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان کو بتانا چاہئے کہ کون کون سے اچھے فیلڈ ہیں جن میں جانا چاہئے۔کون کون سے مضامین ہیں، کس مضمون کے کیا Pros and Cons ہیں۔ اس وقت اس کی مارکیٹ میں کیا اہمیت ہے۔آئندہ اتنے عرصہ بعد اس کی کیا کیفیت اور ضرورت ہوگی۔

☆ مہتمم صنعت وتجارت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم Job کی تلاش میں مدد کرتے ہیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آج کل جو نئے لوگ اسائلم کے لئے آ رہے ہیں ان کو کام تلاش کر کے دیں، بجائے اس کے کہ بیٹھے رہیں اور حکومت سے Welfare کھاتے رہیں۔

☆ مہتمم صحت جسمانی نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ رپورٹس کے مطابق دس فیصد خدام ریگولر حصہ لیتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ باقی خدام کو بھی کھیلوں میں شامل کریں۔

☆ مہتمم تحریک جدید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کیا آپ کو جماعت کی طرف سے کوئی ٹارگٹ ملتا ہے کہ خدام اتنا چندہ اکٹھا کریں اس پر مہتمم موصوف نے بتایا کہ ہمیں جماعت کی طرف سے کوئی ٹارگٹ نہیں ملتا۔حضور انور نے فرمایا اگر ٹارگٹ دیں تو آپ کے لئے آسانی ہو جائے آپ کو بھی کام کرنے کا موقعہ ملے۔

مہتمم تحریک جدید نے بتایا کہ گزشتہ سال ہم نے دولاکھ، 32 ہزار 452 ڈالر چندہ اکٹھا کیا تھا۔تحریک جدید کا کل چندہ 1.3 ملین ڈالر تھا۔

ایک معاون صدر نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ صدر صاحب مجلس جو کام سپرد کریں بجالاتا ہوں۔

ایک دوسرے معاون صدر نے بتایا کہ خدام آفس کو سنبھالا ہوا ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تینوں قائدین علاقہ سے ان کے سپرد علاقہ میں مجالس کی تجنید کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ریجنل قائدین سے ان کے علاقہ کی مجالس کی تجنید کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا قائدین علاقہ جو تجنید بتا رہے ہیں اس میں اور ریجنل قائدین کی تجنید میں فرق ہے۔اس کو دیکھیں، اس جائزہ سے تو مجھے نظر آرہا ہے کہ قائدین کم بتا رہے ہیں اور مرکز زیادہ بتا رہا ہے۔بہرحال جہاں بھی فرق ہے آپ کو ٹیلی کر کے ایک جگہ پر آنا چاہئے۔تجنید کی فگر صحیح ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا جو باتیں میں نے مہتممین سے کی ہیں وہ ان باتوں پر ریجنل قائدین کو اپنی اپنی قیادت میں یا علاقے میں وہاں ان پر عمل کروانا چاہئے، خاص طور پر تربیت، مال، تعلیم یہ خاص شعبے ہیں ان پر بہت توجہ دیں اور لوگوں میں اعتماد پیدا کریں۔

☆ مہتمم دعوت الی اللہ نے بتایا کہ ہمیں حضور انور کا خط ملا تھا جس میں حضور انور نے فرمایا تھا کہ '' خدام الاحمدیہ کینیڈا دعوت الی اللہ کا اچھا کام کر رہی ہے لیکن دعاؤں پر توجہ دیں۔'' حضور انور کے اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے تبلیغ کا ایک خاص پروگرام بنایا کہ 40 دنوں میں 40 دیہاتوں میں لگاتار پیغام حق پہنچایا جائے۔ جماعت کا پیغام Leaflets کی صورت میں گھر گھر پہنچایا جائے۔خدام دورہ کرنے سے ایک دن پہلے نفلی روزہ رکھیں۔خدام سفر والے دن نماز تہجد کا التزام کریں۔خدام دورہ کے دوران کم از کم 100 دفعہ درود شریف کا ورد کریں۔

چنانچہ اس پروگرام کے تحت 40 دیہاتوں میں مسلسل 40 دن تبلیغ کی گئی جس میں 397 خدام نے حصہ لیا۔25 ہزار گھروں کا وزٹ کیا گیا اور ہر گھر جا کر لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔خدام نے مسلسل روزے رکھے اور تہجد پڑھتے رہے۔30 اخباروں نے اس بارہ میں خبریں شائع کیں۔خدام اپنے کاموں اور سکولوں سے چھٹیاں کر کے اس پروگرام میں شامل ہوتے رہے۔اس پروگرام میں ہمیں پانچ بیعتیں بھی عطا ہوئیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا ماشاءاللہ، اچھی بات ہے آپ نے پانچ بیعتیں حاصل کی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا مَیں آپ کو ایک واقعہ سنا دیتا ہوں۔شاید آپ نے پہلے ہی سنا ہو۔ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں لاہور میں مناظرہ تھا۔اس میں جو ہمارے بزرگ گئے ہوئے تھے انہوں نے بڑی دلیلیں دے کر غیر احمدی مناظرین کا منہ بند کروا دیا اور وہ میدان چھوڑ کر دوڑ گئے۔ ہمارے آدمیوں نے اپنا خاص آدمی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس بھیجا کہ حضور کو خبر دو۔خیر وہ آدمی پہنچے۔حضور شاید آرام کر رہے تھے یا کسی تصنیف میں مصروف تھے، حضور نے فرمایا بتا دو کیا پیغام ہے تو اس آدمی نے کہا۔ بڑا ضروری پیغام ہے، مَیں نے خود ہی دینا ہے۔ چنانچہ حضور باہر آئے تو سنایا اس طرح مناظرہ ہوا اور ہم نے غیر احمدی مولویوں کے چھکے چھڑا دیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بس یہی بات بتانی تھی۔مَیں سمجھا کہ میرے پاس خبر لاؤ گے کہ ہم نے یورپ فتح کر لیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا بہرحال یہ ٹارگٹ آپ کا ہے، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیا ہے کہ کینیڈا فتح کرنا ہے۔ پانچ بیعتیں ہوئی ہیں الحمدللہ، لیکن میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں آپ کو ایک ٹارگٹ دیا ہے۔اس میں یہی ہے کہ ہر ایک کو Involve کریں گے تو ہوگا۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ گیارہ بج کر پینتیس منٹ پر ختم ہوئی۔

بعدازاں مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کینیڈا، نیشنل مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ کینیڈا، ریجنل قائدین اور کینیڈا کی کرکٹ ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

کینیڈا کی کرکٹ ٹیم نے اپنے اس کپ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستخط کروائے جو انہوں نے امسال 2012ء میں مسرور انٹرنیشنل کرکٹ ٹورنامنٹ لندن میں فائنل میچ جیت کر حاصل کیا تھا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔سب سے قبل مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر جماعت یو ایس اے نے دفتری ملاقات کی اور مختلف امور اور معاملات کے بارہ میں راہنمائی

حاصل کی۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج 53 فیملیز کے 185 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں پانچ شہداء کی بھی فیملیز تھیں۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

سکاربرو، وڈبرج، ویسٹن، ازلنگٹن، نیومارکیٹ، پیس ولیج، نارتھ یارک، مالٹن، مارکھم، احمدیہ ابوڈ آف پیس، کچنر واٹرلو۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 43 فیملیز کے 179 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو حضور انور نے قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں نے اپنے آقا سے چاکلیٹ کا تحفہ پایا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔

یونی ورسٹیز کے طلباء کی حضور انور کے ساتھ ملاقات

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق یونیورسٹیز (Universities) میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک نشست ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم محمد دانیال نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزم توصیف احمد نے پیش کیا۔

اس کے بعد حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کا منظوم نعتیہ کلام

بدرگاہ ذی شان خیرالانام
شفیع الوریٰ مرجع خاص و عام

خوش الحانی سے عزیزم عطاء المنعم نے پیش کیا اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزم حارث محمود نے پیش کیا۔

احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی رپورٹ

بعدازاں مکرم موعود چوہدری صاحب نے احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کینیڈا کا ایک جائزہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت ہمارے طلباء کی تعداد 1070 ہے۔

جن میں 7 پی ایچ ڈی کے طلباء ہیں اور 30 طلباء ایسے ہیں جو مختلف مضامین میں ماسٹرز کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ 277 طلباء کینیڈا بھر کی مختلف یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کررہے ہیں اور 228 طلباء کینیڈا بھر کے مختلف کالجز میں ہیں۔ باقی طلباء سکولوں میں ہیں۔

اس کے بعد پی ایچ ڈی کرنے والے تین طلباء نے اپنی Presentation دی۔

سب سے پہلے مکرم محمد احسن حاشر صاحب نے بتایا کہ Matrix free MALDI materails اپنی پی ایچ ڈی کی تعلیم کے دوران ایجاد کئے ہیں۔ ان کے ذریعہ ہم ہر قسم کے نمونے جن میں پیشاب، خون وغیرہ شامل ہیں ٹیسٹ کرسکتے ہیں اور ان میں موجود تمام قسم کے اجزاء کی شناخت کرسکتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی نہایت قلیل مقدار بھی دریافت کرسکتے ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ یہ ایک ایسی تکنیک ہے جو ایک نیا Material، Nano Particle کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے۔ اس نئی تکنیک سے ہمیں خون یا دوسرے Sample میں موجود تمام اجزاء دریافت کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس تکنیک کو Commercialize نہیں کیا گیا۔ صرف لیبارٹریز میں ہی استعمال کیا جارہا ہے۔ ہم نے یہ ایجاد یوایس پیٹنٹ بھی کروادی ہے۔

اس کے بعد پی ایچ ڈی کرنے والے ایک دوسرے طالب علم مکرم طاہر احمد مرزا صاحب نے اپنی Presentation دیتے ہوئے بتایا کہ ان کا پراجیکٹ درج ذیل ہے۔

Simultaneous Positioning And Mapping For Unknown Indoor Environment

موصوف نے بتایا کہ وہ پی ایچ ڈی کے پہلے سال میں ہیں اور اس وقت Robotics and Computer Vision Techniques پر کام کررہے ہیں۔ ایک ایسا Robot بنانے کی کوشش جاری ہے جس کو کسی بھی نامعلوم Unknown or Unexplored جگہ پر چھوڑ دیا جائے اور وہ وہاں کا مکمل نقشہ تیار کرلے۔ کسی جگہ کا نقشہ بنانے کے لئے وہاں کے ماحول کا جائزہ لینا ضروری ہے اور ماحول کا جائزہ لینے کے لئے Navigation ضروری ہے۔ اس طرح کی ضروریات مختلف Fields میں درکار ہیں۔ مثلاً دنیا میں ایسی کانیں موجود ہیں جو انسانوں کی زندگی کے لئے خطرہ کا موجب ہیں اور اسی وجہ سے ہر سال ہزاروں کان کن ہلاک ہوجاتے ہیں اور اصل وجہ کانوں کے نقشوں کا نہ ہونا یا نامکمل ہونا پائی گئی ہے۔ خاکسار کی ریسرچ ایسی کانوں کے لئے ہے تاکہ Robot کی مدد سے ایسی کانوں کے مکمل نقشے تیار کرلئے جائیں اور کانوں (Mines) میں کام کرنے والوں کے لئے Navigation میں آسانی پیدا ہوسکے۔

ایک تیسرے نوجوان طالب علم طیب مرزا صاحب نے اپنی Presentation دیتے ہوئے بتایا کہ دو قسم کے مواصلاتی نیٹ ورک ہوتے ہیں۔ وائرڈ (Wired) یا وائرلیس (Wireless)۔ وائرلیس کے مواصلاتی نیٹ ورک میں ایک سے زیادہ Antenna ہوتے ہیں۔ اس پراجیکٹ کا مقصد یہ ہے کہ وائرلیس نیٹ ورک کو وائرڈ نیٹ ورک سے بہتر بنایا جائے اس پراجیکٹ کی ترغیب انسانی جسم کی وجہ سے ملتی ہے۔ جیسے کہ دو آنکھیں مل کر ہماری بینائی کو بہتر بناتی ہیں اور دو کان مل کر ہمیں بہتر سننے میں مدد دیتے ہیں، اسی طرح سے اگر متعدد Antennas استعمال کئے جائیں تو کمیونیکیشن کا لنک (Link) بہتر ہوسکتا ہے۔ ہم اس تکنیک کو استعمال کرتے ہوئے نئے سیلولر نیٹ ورک جیسے کہ 4G ہے، بنارہے ہیں۔

حضور انور کی ہدایات

اس Presentation کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو جائزہ مختلف مضامین کا آپ نے ایک گراف کی صورت میں پیش کیا ہے اس کے مطابق تو ایک بڑی تعداد بزنس میں جارہی ہے۔ پھر Engineering اور Sciences میں بھی ہیں۔ Law میں بھی ایک ٹھیک تعداد ہے۔ کمپیوٹرز میں بھی ہیں۔ لیکن Medicine میں بہت کم تعداد ہے۔ میڈیسن میں جانا چاہیئے۔

حضور انور نے فرمایا حدیث میں آیا ہے دو بڑے اہم علم ہیں ایک علم الادیان اور دوسرا علم الابدان یعنی ایک دینی امور اور معاملات اور مسائل کا علم اور دوسرا طب اور میڈیسن کا علم، معلوم ہوتا ہے بزنس میں جاکر آپ پیسوں کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ میڈیسن کی طرف بھی توجہ ہونی چاہیئے۔

حضور انور نے فرمایا Astronomy میں کوئی نہیں جارہا، اس طرف بھی جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آسمانوں وزمین کی پیدائش، بناوٹ پر غور کرو۔ اسی طرح جیالوجی میں بھی کوئی نہیں ہے یہ مضمون بھی لینا چاہئے۔

بعدازاں ایک طالب علم نے سوال کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی میں ایک واقف نو بچے کے سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ ہم ایسے ڈارون ایولیوشن (Darwin's Evolution) کو نہیں مانتے۔ Evolution کو تو مانتے ہیں لیکن ڈارون ایولیوشن کو نہیں تو حضور اس کی مزید وضاحت فرمادیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ طالب علم ہیں۔ میں نے وضاحت کرنی شروع کی تو جواب بہت لمبا ہو جائے گا۔ میں آپ کو کتاب بتا دیتا ہوں وہ پڑھ لیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب Revelation Rationality میں پانچواں یا چھٹا Chapter ہے وہ دیکھ لیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی بڑی تفصیل سے اسے بیان کیا ہوا ہے وہ تو خیر آپ نہیں پڑھ سکیں گے۔

حضور انور نے فرمایا Darwin کی جس طرح Theory ہے کہ انسان پہلے بندر تھا اور پھر اس سے انسان بنا۔ خلاصہ اس کا یہی ہے کہ انسان کی جو یہ شکل ہے وہ پہلے نہیں تھا۔

حضور انور نے فرمایا Common تو بہت ساری چیزیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو بتایا ہے کہ تم سبزے سے نکلے ہو۔ Vegetation سے نکلے ہو۔

حضور انور نے فرمایا ڈارون کی اس تھیوری پر گزشتہ دنوں آرٹیکل آتے رہے ہیں۔ کافی لمبی چوڑی بحث چلتی رہی ہے، رسالہ National Geographic میں بھی آرٹیکل آتے رہے ہیں۔ تو وہ Beetle سے شروع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ دو Beetles لے لو اور اس سے شکل بناؤ تو ان Beetles سے ڈویلپمنٹ ہوتی ہوتی انسان بن گیا۔ صرف Apes سے بات نہیں بن رہی وہ تو اور پیچھے جارہا ہے تو Beetles کی بھی تھیوری ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ خود ہی Confused ہیں اس لئے کوئی Apes وغیرہ والی بات نہیں ہے۔ ہر ایک کی ڈویلپمنٹ ہوئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے، بے شک اس کے بعض Genetical Characters ملتے ہوں یا کچھ ملتا ہو۔ لیکن Apes کی اپنی ڈویلپمنٹ ہوئی ہے اور انسان کی اپنی ڈویلپمنٹ ہوئی ہے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ میں نے Capitol Hill میں حضور انور کا خطاب سنا تھا۔ Cold World War کے دوران جو Nuclear Threat تھا۔ آج بھی زندہ ہے۔ حضور نے اپنے خطاب میں کہا تھا کہ حکومت اپنے معاہدات میں اپنے ذاتی مفادات کو پیش نظر نہ رکھے۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ کیا گورنمنٹ اس لائق ہے کہ وہ ایسا نہ کرے جب کہ وہ تو پولیٹیکل ہیں، مذہبی نہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا میں نے ایک وارننگ دینی تھی، میرا کام تھا جو میں نے کر دیا۔ اب اس کو ماننا یا نہ ماننا ان کا کام ہے۔ لیکن یہ مجھے پتہ ہے کہ White House کا ایک نمائندہ آیا تھا۔ Obama کا بڑا قریبی ہے وہ مجھ سے ملا، اسی طرح آپ کے وزیر اعظم کے منسٹر صاحب بھی مجھے ملے انہوں نے بھی یہ انفارمیشن مجھے پہنچا دی ہے کہ میرے اس خط نے ان لوگوں کو پریشان ضرور کیا ہے۔ مجھے Acknowledge بھی نہیں کیا۔ لیکن سوچ رہے ہیں کہ جواب ضرور دیں گے۔ انہوں نے ایک کمیٹی بٹھائی ہوئی ہے اور سوچ رہے ہیں کہ اتنے مشکل سوال میں ہمیں ڈالا ہے، ہم اس سوال کا جواب کس طرح دیں تو یہ بہر حال دونوں سوچ رہے ہیں۔ Obama صاحب کا پیغام بھی مجھے ملا ہے اور Stephen Harper کا پیغام بھی مجھے ملا ہے کہ ہم جواب دیں گے۔ لیکن جواب سوجھ نہیں رہا کہ کیا دیں تو یہ تو پولیٹیکل گورنمنٹ ہیں بات نہیں مانیں گی۔ لیکن جو بات نہیں مانیں گے اس کا Ultimate نتیجہ یہی نکلے گا کہ دنیا کے حالات خراب ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا ہمارا کام وارننگ دینا تھا۔ وہ ہم نے دے دی ہے۔ دنیا میں جو انبیاء آتے ہیں وہ وارننگ ہی دیتے ہیں۔ لوگ ان کی بات نہیں مانتے تو تباہ ہو جاتے ہیں۔ تو اسی کام کو جو نبی کا ہوتا ہے اس کے نمائندوں نے آگے چلانا ہوتا ہے۔ ہم نے تو دنیا کو ہوشیار کرنا ہے نہیں مانتے تو اپنی موت کو آواز دیں گے، نہ کوئی چھوٹا رہے گا نہ بڑا۔ دوسری جنگ عظیم میں تو ایٹم بم صرف امریکہ کے ہاتھ میں تھا اب تو آدھی سے زیادہ پاگل دنیا کے ہاتھ میں ہے۔ تو یہ بڑی خطرناک صورت حال ہے دعا کرو کہ نہ ہو۔

یونی ورسٹی کے طلباء کے ساتھ یہ کلاس آٹھ بج کر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر طالب علم کو از راہ شفقت قلم عطا فرمایا۔

یونی ورسٹیز کی طالبات کے ساتھ نشست

اس کے بعد یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نشست ہوئی۔ 207 طالبات اس پروگرام میں شامل ہوئیں۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ فائقہ سیدہ صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ عطیہ مومن صاحبہ نے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزہ تہمینہ راجپوت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ Birha زبیری، عائشہ میاں اور Amal یوسف نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے موضوع پر Presentation دی۔

اس موضوع پر مضامین پیش کرتے ہوئے طالبات نے مکلم اور غیر مکلم کی اصطلاح استعمال کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ اصطلاح آپ نے کہاں سے لی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ ایسی اصطلاحات آپ کو استعمال نہیں کرنی چاہئیں کیونکہ اس سے لوگ الجھ سکتے ہیں۔ جو معروف اصطلاحات ہیں یعنی تشریعی نبی یا غیر تشریعی نبی، یہی استعمال ہونی چاہئیں کیونکہ ہر ایک ان کو سمجھتا ہے۔

اس Presentation کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔

سوال و جواب

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حضور کی روزمرہ کی روٹین کیا ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا میری روزمرہ کی روٹین تم دیکھ ہی رہی ہو۔ اس سے زیادہ ہی ہوتی ہے کم نہیں ہوتی۔ میری روزمرہ کی روٹین کے بارہ میں خدام الاحمدیہ نے 2008ء میں میرا انٹرویو لیا تھا اور انہوں نے اپنے رسالہ میں چھاپ بھی دیا تھا۔ صبح میں جب بھی نفلوں کے لئے اٹھتا ہوں تو نفلوں کے بعد تھوڑی دیر قرآن شریف پڑھتا ہوں۔ پھر فجر کی نماز پڑھتا ہوں۔ نوافل کی ادائیگی کے بعد میرے پاس اتنا وقت ہوتا ہے کہ میں آدھا سیپارہ قرآن شریف پڑھ لیتا ہوں۔ پھر فجر کی نماز کے لئے آتا ہوں۔ پھر واپس آکر تھوڑی دیر قرآن شریف پڑھتا ہوں۔ پھر تھوڑی دیر سوتا ہوں۔ پھر جاگ کر ناشتہ کرتا ہوں۔ پھر دفتر چلا جاتا ہوں۔ دفتر میں میری ڈاک میں جو خط ہوتے ہیں وہ دیکھتا ہوں۔ پھر دفتری، Official میٹنگز ہوتی ہیں تین چار گھنٹے وہ چلتی ہیں۔ پھر ظہر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ پھر تھوڑا سا کھانا کھاتا ہوں۔ بیس، پچیس منٹ Nap لیتا

ہوں۔ پھر دفتر آجاتا ہوں۔ پھر کچھ پڑھتا ہوں، اگر کوئی ڈاک پڑی ہو تو وہ دیکھتا ہوں۔ پھر عصر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ بعد میں چائے کی ایک پیالی پیتا ہوں۔ پھر جو مختلف مشنوں کی ڈاک آئی ہوتی ہے وہ دیکھتا ہوں۔ اس کے بعد جو کوئی پرائیویٹ لوگ ملنے آتے ہیں، فیملی ملاقاتیں ہوتی ہیں تو ان سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ ملاقات کرتا ہوں۔ اگر گرمیوں کے لمبے دن ہوں تو پہلے کھانا کھالیتا ہوں پھر عشاء کی نماز پڑھتا ہوں۔ اس کے بعد پھر دفتری ڈاک دیکھنے کے لئے دوبارہ بیٹھ جاتا ہوں۔ پھر اگر کچھ وقت بچ جائے تو مطالعہ بھی کر لیتا ہوں۔ پھر تھوڑی دیر کے لئے سوتا ہوں۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ ہم اپنے غیر مذہب والے دوستوں کو کس طرح سمجھائیں کہ پردہ کیوں ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک تو یہ بتاؤ کہ ہم نے ایک عہد کیا ہے کہ ہم اس دین پر عمل کرنے والے ہیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حکم دیا ہے کہ تم پردہ کرو تاکہ تمہاری جو ایک Sanctity ہے وہ قائم رہے اور تمہیں یہ احساس رہے کہ مَیں نے سوسائٹی میں لڑکوں میں زیادہ Mixup نہیں ہونا اور اپنے درمیان اور لڑکوں کے درمیان ایک Barrier رکھنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا یونیورسٹی میں لڑکے اور لڑکیاں پڑھ رہے ہوتے ہیں اور اس میں بعض دفعہ Interaction ہو جاتا ہے، لیکن اس میں صرف جہاں تک تمہاری پڑھائی کا تعلق ہے کوئی بات سمجھنی ہے، کرنی ہے صرف اس حد تک ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ کوئی Free Relationship قائم نہیں ہونا چاہئے۔ دوستی نہیں ہونی چاہئے۔ لڑکیاں دوستی صرف لڑکیوں کے ساتھ کریں۔

حضور انور نے پردہ کے احکامات کے حوالہ سے فرمایا کہ پردہ کے جو احکامات ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بارہ میں جو ارشادات ہیں۔ اس کی Background ہے۔ پرانے زمانے میں جب پردہ اتنا زیادہ نہیں تھا تو اس وقت ایک مسلمان عورت کسی یہودی کی دکان پر کام کروانے گئی۔ اس وقت باقاعدہ ایسے لباس نہیں ہوتے تھے کہ Undergarments بھی پہنے ہوں۔ اس یہودی نے شرارت سے اس کا کپڑا باندھ دیا تو جب وہ کھڑی ہوئی تو وہ کپڑا اتر گیا۔ اس کے بعد وہاں لڑائی شروع ہوگئی۔ بلکہ قتل بھی ہوگیا۔ تو پھر پردے کے بارہ میں حکم ہوا کہ مسلمان عورت اپنی Sanctity اور Chastity کی حفاظت کرے پس سب سے بہتر یہ ہے کہ تمہارے اور دوسرے لڑکوں کے درمیان ایک فاصلہ ہونا چاہئے۔

دوسرے قرآن کریم میں جہاں حکم آیا ہے کہ پردہ کرو وہاں پہلے مردوں کو حکم ہے کہ تم اپنی نظریں نیچی رکھو اور عورتوں کو گھور گھور کر نہ دیکھا کرو اس کے بعد عورتوں کو حکم آیا کہ تم بھی اپنی نظریں نیچی رکھو اور نہ دیکھو لیکن مردوں کا پھر بھی اعتبار نہیں اس لئے اپنے آپ کو ڈھانپ کر رکھو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ اگر تم مجھے یہ گارنٹی دلوا دو کہ مرد جو ہیں ان کے دماغ اور ذہن بالکل پاک ہوگئے ہیں تو میں کہوں گا کہ اتنی سختی پردے میں نہ کرو لیکن نہیں ہوا گو ہر مرد ایسا نہیں ہوتا لیکن بہت سے لوگ اس طرح کے ہوتے ہیں کہ جب سوسائٹی میں Majority یا ایک خاص تعداد ایسی ہو جس سے نقص پیدا ہوتے ہوں تو بہتر ہے کہ اس سے بچنے کے سامان کئے جائیں تو اس لئے پردہ ہونا ضروری ہے تاکہ آزادانہ تعلقات قائم نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا ہر مذہب میں پردے کا کہا گیا ہے۔ پرانے زمانے میں عیسائیوں میں جو اچھے خاندان تھے ان میں پردے ہوتے تھے۔ ان کے پرانے لباس دیکھ لو، لمبی Maxi ہوتی تھیں اور بازو کلائیوں تک ہوتے تھے اور سر کے اوپر سکارف ہوتا تھا۔ بائبل میں تو یہ ہے کہ کسی عورت کا سر نظر آجائے تو اس کے بال ہی کاٹ دو، منڈوا دو، اس طرح کی سختیاں ہیں جبکہ اسلام نے تو اس طرح کی سختیاں نہیں کیں لیکن اسلام نے عورت کی حیاء کو بہرحال قائم رکھا ہوا ہے اور حیاء کا تصور ہر جگہ ہے اور ہر قوم میں ہے۔

حضور انور نے فرمایا قرآن کریم میں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ قصہ پڑھتی ہو کہ جب مدین میں دو لڑکیاں اپنے جانوروں کو پانی پلانا چاہتی تھیں۔ وہاں مرد پانی پلا رہے تھے تو وہ پیچھے ہٹ گئیں۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ Direct Interaction مردوں کے ساتھ ہو۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کیا قصہ ہے تو انہوں نے بتایا کہ اس طرح ہے، انہوں نے ساری بات بیان کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے جانوروں کو پانی پلایا۔ اس کے بعد قرآن کریم یہ ذکر کرتا ہے کہ جب وہ چلی گئیں تو پھر ان میں سے ایک واپس آئی اور بڑی حیاء سے اپنے آپ کو سنبھالتی ہوئی آئی، کھلی Open ہو کے نہیں آگئی تھی کہ میرا باپ تمہیں بلاتا ہے۔ قرآن کریم میں یہ سارا قصہ لکھا ہوا ہے تم اسے پڑھو۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ جب گئے تو باپ بھی بڑا ہوشیار تھا۔ اس نے یہ نہیں کہا کہ میری جوان بچیاں بھی گھر میں ہیں تو میں ایک لڑکا گھر میں رکھ لوں کیونکہ یہاں پھر عورت کی Sanctity کا سوال آجاتا ہے۔ اس لئے اس نے کہا کہ تمہیں گھر میں رکھ تو لیتا ہوں اور تمہارے پاس گھر میں رہنے کی جگہ بھی نہیں ہے۔ اس لئے تم میری دو بیٹیوں میں سے ایک بیٹی سے شادی کرو تاکہ تمہارے رہنے کا کوئی جواز بن جائے۔ پس اصل چیز یہ ہے کہ پردے میں عورت کی حفاظت کی گئی ہے اور اس کے لئے مرد کو بھی روکا گیا ہے لیکن پھر بھی مرد کی بے اعتباری کی وجہ سے عورت کو کہا گیا ہے کہ تم اپنے آپ کو زیادہ سنبھالو۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ واقفات نو جو یونیورسٹی یا کالج سے گریجوایٹ کر رہی ہیں، ابھی 23 یا 24 سال کی ہیں۔ ان کے لئے کوئی ہدایت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہدایات تو میں اتنی دے چکا ہوں کہ تم ان کو پڑھ لو تو ٹھیک ہے۔ ہدایات یہ ہیں کہ اگر Graduate ہو چکی ہو اور ہوشیار ہو اور آگے پڑھائی Afford کر سکتی ہو اور مضمون بھی ایسا ہے کہ ریسرچ میں جانا ہے یا میڈیسن کرنا ہے یا اسی طرح کا کوئی اور مضمون ہے اور شادی بھی نہیں ہو رہی، رشتہ بھی اچھا نہیں آیا تو پڑھ لو اور اگر Bachelors کرنے کے بعد یا Masters کرنے کے بعد تو پھر پڑھائی کے نام پر نہ بیٹھی رہو بلکہ شادی کروالو۔ دعا کر کے فیصلے کرو۔ اللہ تعالیٰ نے، اسلام نے یہ لڑکی کو اختیار دیا ہے کہ شادی کا فیصلہ خود کرے اور دعا کر کے فیصلہ کرے۔ ماں باپ Impose نہ کریں۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کافی ملکوں کے وزرائے اعظم اور صدران مملکت کو خط لکھے تھے تو کیا ان میں سے کسی نے جواب دیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کو جواب آئے گا تو دیں گے۔ مجھے امریکہ میں وہاں فنکشن میں White House کا نمائندہ ملا تھا۔ اسی طرح یہاں کینیڈا کے وزیراعظم کے ایک منسٹر بھی ملنے آئے تھے۔ وائٹ ہاؤس کے نمائندہ نے بتایا تھا کہ Obama صاحب نے اپنی ٹیم کو دیا ہوا ہے کہ اس کا جواب کس طرح دینا ہے کیونکہ یہ بڑا مشکل خط ہے میں نے کہا تھا کہ تم یہ Acknowledge ہی کر دو کہ ہمیں مل گیا ہے۔ یہ Courtesy تو دکھاؤ۔ ابھی تک تو اتنی Courtesy بھی Show نہیں کی تو یہ دونوں سوچ رہے ہیں کہ جواب دیں۔ دوسرے، تیسرے ہفتے پیغام مل جاتا ہے کہ ہم جواب دے رہے ہیں تو ابھی ان کا جواب تیار نہیں ہو رہا۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا اگر شادی کے بعد لڑکی کی پڑھنے کی خواہش ہو تو کیا اس کی اجازت ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر شادی کے بعد پڑھنے کی خواہش ہے تو

جس سے شادی کر رہی ہیں اس کو پہلے بتا دیں کہ میں نے پڑھنا ہے اس شرط پر شادی کرنے کو تیار ہے تو ٹھیک ہے۔ مگر اس شرط کے ساتھ ایک اچھے رشتے کو ضائع بھی نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن یہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ تعلیم کے اخراجات یہاں بہت زیادہ ہیں۔ اس میں یہ شرط نہ لگائیں کہ تم نے میرا تعلیم کا خرچ بھی برداشت کرنا ہے۔ پڑھائی کا خرچ خود برداشت کرو۔ یہ نہیں کہ والدین کہہ دیں کہ اچھا چلو اس لڑکی کی شادی کرواؤ اور خرچ اگلے پر ڈال دو۔ یہ درست نہیں۔ اگلے کے ذمہ خرچ نہ ڈالو۔ باہمی افہام و تفہیم کے ساتھ پڑھ سکتی ہو تو ٹھیک ہے۔ اگر شادی سے قبل کوئی شرط نہیں بھی رکھی تو بعد میں بھی باہمی افہام و تفہیم سے پڑھ سکتی ہو۔

حضور انور نے فرمایا بہت سارے پروفیشن ایسے ہیں جیسے میڈیسن، ریسرچ اور ٹیچنگ وغیرہ جس سے دوسروں کا بھی فائدہ ہوتا ہے۔ صرف اپنا فائدہ نہیں دیکھنا۔ دوسروں کا بھی فائدہ دیکھنا ہے۔ اس صورت میں اگر خاوند کو اپنی مزید تعلیم کے حصول کے لئے منا لو تو ٹھیک ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں نے بہت ساری بچیاں دیکھی ہیں جو ڈاکٹر بنی ہیں۔ انہوں نے میڈیسن کی ہے اور پھر مزید پڑھائی کی اور ریسرچ میں گئی ہیں۔ ان کے تین چار بچے ہو گئے اور وہ اس عمر کو پہنچ گئے کہ اپنے آپ کو سنبھال سکیں یا نانی دادی ان کو سنبھال رہی ہیں، آٹھ دس سال کے ہیں یعنی اس عمر کے ہیں کہ انہیں ماں کی Personal Attendance کی ضرورت نہیں رہتی تو پھر انہوں نے بعد میں باقی پڑھائی کی ہے۔ اگر شوق ہو تو کسی بھی عمر میں پڑھائی ہو سکتی ہے۔ لیکن کسی اچھے رشتے کو ضائع نہ کرو کہ میں نے پڑھنا ہے اور کسی کو دھوکہ دے کر شادی نہ کرو کہ اب تم میرا خرچہ برداشت کرو گے۔

ایک طالبہ نے بتایا میری شادی ہو گئی ہے، بیٹا بھی ہے۔ خاوند بھی میرے مزید پڑھنے پر راضی ہے اور مَیں کمپیوٹر سائنس پڑھنا چاہتی ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا یہ تو کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ صرف پیسے کمانے والی چیز ہے۔ Computer Science میں کوئی ضرورت نہیں کہ ضرور پڑھا جائے۔ ہاں اگر Medicine ہوتی یا Research ہوتی یا کوئی اور چیز ہوتی تو پھر میں کہتا کہ ٹھیک ہے۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میں نے جرنلزم میں گریجویشن کیا ہے۔ جو لوگ جرنلزم یا میڈیا، خاص طور پر Broadcast کی طرف جا رہے ہیں۔ ان کے بارہ میں حضور انور کیا ہدایت فرمائیں گے؟

حضور انور نے فرمایا جرنلزم کیا ہے تو اچھی بات ہے، اب لوکل، نیشنل اور انٹرنیشنل سطح پر مختلف رسائل اور اخبارات میں آرٹیکل لکھو اور دین کو Defend کرو، دین کا دفاع کرو اپنا Talent بھی بڑھاؤ۔

حضور انور نے فرمایا یوکے میں، میں نے بہت سی لڑکیوں کو کہا کہ لکھو، اپنے آرٹیکل اور مضامین اخباروں کو بھجواؤ۔ تو پردے پر بہت سی لڑکیوں نے لکھا، حجاب کیوں ضروری ہے، ہم کیوں لیتی ہیں، بڑے اچھے آرٹیکل لکھے ہیں اور پردہ پر اعتراض کرنے والوں کے منہ بند کروا دیئے ہیں۔ اگر تم بھی ایسے آرٹیکل اپنے Personal Experience سے لکھو تو یہاں بھی اعتراض کرنے والوں کا منہ بند ہو جائے گا۔

وہاں یوکے میں ایک برٹش عورت نے ایک آرٹیکل لکھا تھا اور اس نے یہی کہا تھا کہ ہمارے مرد جو عورتوں کی آزادی کی باتیں کرتے ہیں۔ یہ دراصل ہماری آزادی کی بات کم کرتے ہیں انہیں اس میں اپنی Lust زیادہ نظر آ رہی ہے اور ہماری آزادی کم نظر آ رہی ہے۔ تو یہ سوچیں اب ان لوگوں میں بھی پیدا ہونی شروع ہوگئی ہیں۔ تو اس طرح ان کی ہی دلیل لے کر اپنے دلائل کو مضبوط بناؤ۔ اس کے بعد ایک تو ان کو جواب مل جائیں گے اور دوسرا ایسی لڑکیوں کا بھی فائدہ ہو جائے گا جو اپنے ساتھی Students کا منہ بند کروا سکتی ہیں۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کیا عورتیں Mix Audience میں اپنی ریسرچ پیش کر سکتی ہیں، اگر وہ صحیح پردہ میں ہیں۔ لیکن زیادہ تر عہدیدار کہتے ہیں کہ ہم نہیں کر سکتیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تو آپ نے باقاعدہ ریسرچ کی ہے۔ مثلاً میڈیسن یا دوسری سائنس میں کوئی ریسرچ کی ہے اور یونی ورسٹی کے سیمینار میں اپنی Presentation دینی ہے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کیونکہ یونی ورسٹی میں آپ کے اپنے سیمینار بھی تو ہوتے ہیں۔ آپ اپنے مضمون کے حوالہ سے بھی تو وہاں پیش کر رہی ہوتی ہیں۔ آپ کے Course Work ہوتے ہیں وہ بھی آپ مختلف لیول پر اپنے ان سیمینارز اور پروگراموں میں پیش کر رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے اپنی کسی ریسرچ پر Presentation دینے میں حرج نہیں ہے۔

یونی ورسٹی کی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس نو بج کر پینتیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبات کو قلم اور سکارف عطا فرمائے۔

تقریب آمین

بعد ازاں پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت 34 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے آمین کی اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔

عزیزہ Adiya شیرین حیات، نمود سحر، عزیزم باسط اے خان، ربی اے طاہر، عدیل احمد، عائشہ صداقت احمد، امۃ الرفیق طارق، علی شاہ نوشین، حسان احمد، Zaima باجوہ، غزالہ مریم، عائشہ فرخ منہاس، عطیۃ الشافی، خاقان کمال احمد، انتصار ملک، Anoosh احمد، عائلہ انور راجہ، علیشاہ انور، مہ نور باجوہ، انصر اے وڑائچ، مسرور اے Rathor، امۃ الرشید Adhan، Waji-ur-Rahman، عائشہ خان، صوفیہ ظفر، Aiza احمد، لبیب اے ناصر، Amal خان، Asmara احمد، رابعہ بٹر، آنسہ مریم، سامعہ علیم، زینب صدیق، تمثیلہ احمد۔

آمین کی تقریب میں شامل ہونے والے یہ بچے اور بچیاں درج ذیل جماعتوں سے آئے تھے۔

ریگسڈیل، بریمپٹن، رچمنڈ ہل، ویسٹن ساؤتھ، وان، مسس ساگا، اوک ول، کارنوال۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

15 جولائی 2012ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بج کر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

جماعتی اداروں کی طالبات کی حضور انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر میں تشریف لائے، جہاں عائشہ اکیڈمی، حفظ قرآن، سنڈے سکول اور سمر سکول کی طالبات اور سٹاف ممبرات نے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

عائشہ اکیڈمی کی 17 طالبات، حفظ قرآن کی 12 طالبات، عائشہ اکیڈمی اور حفظ قرآن سکول کی 12 سٹاف ممبرات، سنڈے سکول کی 102 سٹاف ممبرات اور سمر سکول کی 6 سٹاف ممبرات نے اس پروگرام میں شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد نظم پیش کی گئی۔ بعدازاں حفظ قرآن، عائشہ اکیڈمی، سنڈے سکول اور سمر سکول کا مختصر تعارف کروایا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حفظ قرآن کی بچیوں سے دریافت فرمایا کہ کتنا قرآن کریم حفظ کیا ہے؟ اس پر ان کی ٹیچر نے عرض کیا کہ سکول ابھی چونکہ 4 جون سے شروع ہوا ہے اس لئے بچیوں نے ابھی آخری پندرہ سورتیں حفظ کی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے عائشہ اکیڈمی کی طالبات سے ان کے مضامین کے بارہ میں دریافت فرمایا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے بارہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف موضوعات پر اقتباسات پڑھیں۔ حضور انور نے Essence of Islam پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

بعدازاں سنڈے سکول کی پرنسپل نے سنڈے سکول کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ اس وقت کینیڈا میں سات سنڈے سکول کام کر رہے ہیں۔ جس میں سے کیلگری کے علاوہ باقی مقامات کی ٹیچرز کلاس میں موجود ہیں جو کہ پانچ سال سے لے کر پندرہ سال تک کے تقریباً 1500 لڑکے لڑکیوں کو مقررہ نصاب پڑھاتی ہیں۔

سوال و جواب

اس کے بعد طالبات کے سوالات پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدھا دین عائشہ سے سیکھو۔ پس عورتوں کی تربیت بہت ضروری ہے۔ عائشہ اکیڈمی میں جماعت کی کم از کم 25 فیصد خواتین تعلیم حاصل کریں۔ حضور انور نے عائشہ اکیڈمی کی طالبات کو پردے کا معیار ہر جگہ قائم رکھنے کی تاکید فرمائی اور اس مادی دنیا سے متاثر ہوئے بغیر اپنا اسلامی معیار قائم رکھتے ہوئے زندگی گزارنے کی تاکید فرمائی۔

آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق درج ذیل 33 شعبہ جات نے باری باری مختلف گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

شعبہ MTA، شعبہ نمائش، تبلیغ، Reception، Volunteer Pool، سٹیج سیٹ اپ اینڈ وائنڈ اپ، شعبہ آڈیو، پریذیڈنٹس اینڈ ریجنل امراء، میڈیا ٹیم، فوٹوگرافرز اور جلسہ گاہ ایڈمنسٹریشن، شعبہ مہمان نوازی جلسہ گاہ، شعبہ مہمان نوازی بیت الاسلام، شعبہ پانی اور چائے سپلائی، شعبہ ٹیلیفون، فرسٹ ایڈ، ہومیوپیتھی، فوڈ سٹالز وغیرہ، شعبہ تربیت، رپورٹنگ۔ شعبہ مہمان نوازی خاص مہمان VIP Guest، شعبہ لجنہ Coordination وصفائی، شعبہ سٹور، انسپیکشن، مال، عمومی، شعبہ لنگرخانہ نمبر 1,2,3,5، شعبہ سپلائی اجناس و گوشت و بجلی وغیرہ، شعبہ رجسٹریشن، استقبال، ٹرانسپورٹ، مکانات، رہائش۔

شعبہ سیکیورٹی پیس ویلج، شعبہ آفس ایڈمنسٹریشن، شعبہ حفاظت خاص، سیکیورٹی لنگرخانہ، سیکیورٹی جلسہ گاہ مردانہ، سیکیورٹی لوائے احمدیت، شعبہ ریفریشمنٹ، سیکیورٹی جلسہ گاہ زنانہ، شعبہ عمومی، شعبہ پارکنگ جلسہ گاہ۔

فیملی ملاقاتیں

تصاویر کے اس پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 41 فیملیز کے 175 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

کیلگری، ایڈمنٹن، پیس ویلج، برلنگٹن، لنڈن انٹاریو، کنگسٹن، احمدیہ ابوڈ آف پیس، ازلنگٹن، مسس ساگا، مارکھم۔ اس کے علاوہ پاکستان سے آنے والے دو افراد نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

ہر ایک نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء اور طالبات کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔

ہیومینیٹی فرسٹ کے نئے دفتر کا افتتاح

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیومینیٹی فرسٹ کینیڈا کے آفس کی نئی عمارت کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے۔

یہ دو منزلہ نئی عمارت Humanity First کینیڈا نے مسجد بیت الاسلام سے 10 کلومیٹر کے فاصلہ پر Concord کے علاقہ میں حاصل کی ہے۔ قریباً دو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں تشریف لائے، ہیومینیٹی فرسٹ کینیڈا کے چیئرمین ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عمارت کی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور نے Guest Book پر دستخط فرمائے اور تحریر فرمایا۔

May Allah help you serve humanity selflessly and without any discrimination.

(اللہ تعالیٰ آپ کو بے غرض ہو کر بغیر کسی تخصیص کے انسانیت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔)

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس عمارت کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔ اس نئی عمارت میں ہیومینیٹی فرسٹ کا مرکزی دفتر، Food Bank اور ٹریننگ سنٹر موجود ہے۔ یہ Food Bank تقریباً ہر ماہ 1300 افراد کو کھانا پہنچاتا ہے۔ اس عمارت میں Counseling، Finance، Administration اور Marketing Board Room بھی شامل ہیں۔

معائنہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کھانے کی اشیاء کی میعاد ختم ہونے سے پہلے Shelter والوں کو عطیہ دے دیا کریں تاکہ یہ ضائع ہونے سے بچ جائیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے Disaster Response میں زیر استعمال چیزوں کا معائنہ فرمایا۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس عمارت کی دوسری منزل پر تشریف لے گئے۔

دوسری منزل پر واقع ٹریننگ سنٹر کے اندر ایک بڑا Auditorium موجود ہے جسے Partition Wall کے ذریعہ کسی بھی وقت چار کلاس روم میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوسری منزل کا بھی معائنہ فرمایا۔ یہاں ایک بڑے ہال میں ہیومینیٹی فرسٹ کے کارکنان، جماعتی عہدیداران اور مہمان وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک علیحدہ حصہ میں خواتین کارکنات تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خواتین کارکنات کو بھی شرف ملاقات بخشا اور سبھی نے شرف زیارت حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مرد کارکنان کی طرف تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انتظامیہ سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ چیئرمین صاحب نے بتایا کہ یہاں اس ہال

میں پارٹیشن کر کے کلاس روم بنائے جائیں گے اور کمپیوٹر کی فری ٹریننگ دی جائے گی۔ چار کلاس روم بنائے جائیں گے، جہاں طلباء اور سوشل ورکرز آ کر ٹریننگ حاصل کریں گے۔

چیئرمین صاحب نے بتایا کہ مالی (Mali) اور نائیجر (Niger) میں ہم سکول بنانے پر کام شروع کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ ہیومینیٹی فرسٹ جماعت کے تحت نہیں ہے۔ ایک دفعہ پیغام آیا تھا کہ بعض آرگنائزیشن اعتراض کرتی ہیں۔ پھر جو اعتراض کرتی ہیں ان سے مدد نہ لیں۔ ہیومینیٹی فرسٹ تو جماعت کے ساتھ ہی رہے گی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عمارت کے بیرونی حصہ میں ایک پودا لگایا۔ جس کے بعد ہیومینیٹی فرسٹ کینیڈا کے کارکنان نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ تین بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے روانہ ہوئے اور تین بج کر بیس منٹ پر اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ بجے بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ عفیفہ نکہت بنت مکرم سید طارق احمد شاہ صاحب اور عزیزم احیاء الدین ابن مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور صاحب کے نکاح کا اعلان فرمایا:۔

خطبۂ نکاح

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور خطبہ نکاح کی مسنون آیات کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ عفیفہ نکہت بنت مکرم سید طارق احمد صاحب کا ہے جو عزیزم احیاء الدین احمد ابن مکرم ظہیر الدین منصور احمد صاحب کے ساتھ طے پایا ہے۔ عزیزہ عفیفہ نکہت سید طارق احمد صاحب کی بیٹی ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے ہیں اور یہیں رہتے ہیں۔ اس طرح عزیزہ عفیفہ نکہت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پڑنواسی ہیں اور ددھیال کی طرف سے بھی یہ حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب جو سیدہ ام طاہر کے بھائی تھے ان کی پڑپوتی ہیں۔

اسی طرح عزیزم احیاء الدین، ڈاکٹر ظہیر الدین منصور کے بیٹے ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نواسے ہیں اور عزیزم ظہیر الدین منصور کی والدہ، ہماری خالہ، حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی نواسی بھی ہیں۔ اس طرح یہ رشتہ جو ہے اس کا آگے تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ دونوں سے ملتا ہے۔ احیاء الدین کا ددھیال کی طرف سے بھی اور پھر ننھیال کی طرف سے بھی، یہ حضرت سیدہ ام طاہر کے بھانجے کے نواسے ہیں۔ بہرحال حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ سے دونوں خاندانوں کا ننھیالی رشتہ اور ایک خاندان کا ددھیالی رشتہ ملتا ہے۔ اس لحاظ سے ان دونوں رشتوں کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔

رشتوں میں ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی طرف توجہ دلائی ہے، وہ رشتے جن کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے ساتھ ہے ان کو دوسروں سے زیادہ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ تقویٰ پر چلنے کی ضرورت ہے اور تقویٰ کے راستوں کی تلاش کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام تو پورا فرمایا جس میں روحانی نسل کے ساتھ جسمانی نسل کی بھی دنیا میں پھیلنے کی پیشگوئی تھی۔ لیکن اس الہام کو حقیقت میں پورا کرنے والے وہ ہوں گے جو اپنے اس مقام کو بھی یاد رکھیں گے۔ اپنی اس خوش نصیبی کو بھی یاد رکھیں گے کہ روحانی اولاد کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان کا جسمانی رشتہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جوڑا ہے۔ اگر صرف دنیاداری میں پڑ گئے اور صرف دنیا مدنظر رہی تو پھر اس الہام کو پورا کرنے والے نہیں ہوں گے۔ الہام تو ان کے لئے تھا جو دنیا میں پھیلیں گے اور پھر اس مشن کو پورا کرنے والے ہوں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے تھے۔ مَیں اس خوشی کے موقع پر اور نکاح کے موقع پر لڑکے اور لڑکی کے خاندانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اپنی آئندہ زندگی میں دنیا کے بجائے دین کو پیش نظر رکھیں اور ہر کام چاہے وہ دنیاوی ہو اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو مدنظر رکھیں اور اسی طرح آپس کے تعلقات میں بھی ایک مثال بنیں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں اور ایک دوسرے کا حق ادا کرنے والے ہوں تاکہ دوسروں کی بھی اور ماحول کی بھی انگلیاں نہ اٹھیں کہ یہ لوگ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منسوب تو کرتے ہیں لیکن ان کی حرکتیں وہ نہیں ہیں۔

اللہ کے فضل سے دونوں خاندان باوجود ان ملکوں میں رہنے کے دین سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ڈاکٹر ظہیر الدین منصور امریکہ میں رہتے ہیں اور سید طارق احمد کینیڈا میں رہتے ہیں۔ دونوں بچے یہاں پلے بڑھے ہیں اور دونوں خاندانوں کا دین سے بھی تعلق ہے۔ بچی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ دین سے تعلق رکھنے والی ہے اور لڑکا بھی مختلف وقتوں میں، جب سے میں یہاں آیا ہوں، ڈیوٹیاں بھی دیتا رہا۔ اللہ کرے اس روح کو یہ لوگ قائم کرنے والے ہوں اور یہ رشتہ جو قائم ہو رہا ہے یہ اگلی نسلوں میں بھی ان لوگوں کو پیدا کرنے والا ہو جو دین کو قائم کرنے والے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور آخر پر دعا کروائی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 68 خاندانوں کے 283 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

کیلگری، ایڈمنٹن، پیس ویلج، ٹورانٹو، لندن انٹاریو، میپل، ازلنگٹن، مسی ساگا، مارکھم، برلنگٹن، کنگسٹن۔ اس کے علاوہ پاکستان اور UAE سے آنے والے بعض افراد نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے گئے اور نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم مبارک احمد نذیر صاحب مبلغ انچارج کینیڈا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت اس دوران تشریف فرما رہے۔

عزیزہ فائزہ حسن ملک صاحبہ بنت مکرم ملک رضوان احمد صاحب کا نکاح عزیزم شجاعت جاوید صاحب ابن مکرم جاوید منیر تبسم صاحب کے ساتھ طے پایا۔ ایجاب وقبول کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

16 جولائی 2012ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بج کر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

صوبہ اونٹاریو کے وزیراعلیٰ کی طرف سے حضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

آج پروگرام کے مطابق صوبہ انٹاریو کے وزیراعلیٰ Hon. Dalton McGuinty نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔

اس استقبالیہ تقریب کا اہتمام مسجد بیت الاسلام سے قریباً دس کلومیٹر پر واقع وڈبرج کے علاقہ میں Paramount Conference and Event Venue میں کیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گیارہ بج کر پانچ منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اس تقریب میں شرکت کے لئے روانگی ہوئی۔

گیارہ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیراماؤنٹ کانفرنس ہال میں تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو وزیراعلیٰ اونٹاریو Hon. Dalton McGuinty اور صوبائی منسٹر آف سٹیزن شپ اینڈ امیگریشن Hon. Sousa Charles نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک Lobby میں تشریف لے آئے جہاں میڈیا کے فوٹوگرافر اور نمائندے موجود تھے۔ وزیراعلیٰ اور صوبائی وزیر امیگریشن نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہی صوبہ انٹاریو کے مختلف حکومتی شعبوں سے تعلق رکھنے والے حکام اور دیگر مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں داخل ہوئے۔ تمام مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔

اس کے بعد باقاعدہ آج کی اس استقبالیہ تقریب کا آغاز ہوا۔

منسٹر آف سٹیزن شپ کے تعارفی کلمات

اس تقریب کے آغاز میں Hon. Sousa Charles جو کہ صوبائی منسٹر آف سٹیزن شپ اینڈ امیگریشن ہیں نے تعارفی کلمات کہے۔

انہوں نے سب سے پہلے السلام علیکم کہا۔ اس کے بعد کہا: آج کی اس دعوت میں شامل ہونے پر مَیں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حضور انور کو وزیراعلیٰ اور اپنے دیگر ساتھیوں کی طرف سے خصوصی طور پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ آج آپ کو اپنے درمیان پا کر ہمیں فخر ہے۔ آپ نے اپنے دورہ کے دوران جو حکمت کی باتیں اور اپنے مذہب کے بارے میں ہمیں بتایا ہے اس پر بھی آپ کے شکرگزار ہیں۔

اس کے علاوہ آج ہمارے ساتھ ڈاکٹر شفیق قادری MPP، عامر مانگٹ، رضا مریدی، ٹورانٹو پولیس کے چیف Phil Blair اور Vaughan کے میئر His Worship Maurizio Bevilacqua ہمارے درمیان موجود ہیں۔

گزشتہ ہفتہ مجھے مسی ساگا میں ہونے والے سالانہ جلسہ پر کچھ کہنے کا موقع ملا جو کہ میرے لئے انتہائی خوشگوار تجربہ تھا۔ جلسہ کے اس تجربہ سے بہت فائدہ ہوا۔ یہ جلسہ اس کمیونٹی کے لوگوں کو اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے اور روحانیت میں ترقی کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

کینیڈا میں ہمیں اپنی مرضی کے مطابق عبادات بجالانے کی آزادی حاصل ہے اور ہم دوسروں کے عقائد کی عزت کرتے ہیں۔ مذہبی آزادی اور ایک دوسرے کے مذہب کی عزت کرنے کی وجہ سے اونٹاریو کا شمار اس دنیا میں رہنے کے اعتبار سے بہترین جگہوں میں سے ہوتا ہے۔ اونٹاریو میں وہ امن وامان دیکھنے کو ملتا ہے جو دنیا کے دیگر ممالک میں نہیں ہے۔ ہم اس کی قدر کرتے ہیں اور احمدیہ مسلم کمیونٹی کی بین المذاہب ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوششیں بھی قابل تحسین ہیں۔ ایک ساتھ رہنے کے لئے ایک دوسرے کو سمجھنا اور ایک دوسرے کے عقائد کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘

اس کے بعد انہوں نے اونٹاریو کے وزیراعلیٰ Hon. Dalton McGuinty کو سٹیج پر آنے کی دعوت دی۔

صوبہ اونٹاریو کے وزیراعلیٰ کا خطاب

Hon. Dalton McGuinty جو کہ صوبہ اونٹاریو کے وزیراعلیٰ ہیں نے اپنی تقریر کے آغاز میں السلام علیکم کے الفاظ کہے اور کہا:

مَیں حضور انور کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور دیگر مہمانان خصوصی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آج آپ لوگوں کے ساتھ مل کر مجھے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔

صوبہ اونٹاریو کے ترقیاتی منصوبہ جات میں احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے کی جانے والی امداد پر بھی مَیں شکرگزار ہوں۔ جماعت نے وان ہسپتال کے لئے بھی فنڈز اکٹھے کئے نیز خون کے عطیات کے ذریعہ بھی مدد کی۔ اس کے علاوہ جماعت کا کینیڈا ڈے کی تقریبات میں بھرپور شرکت کرنے پر مجھے فخر ہے اور اب طاہر ہال اس میں ایک عمدہ اضافہ ہے۔ مَیں اپنے ایک دوست Greg Sorbara جو کہ اس وقت اٹلی گئے ہوئے ہیں کی طرف سے بھی آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ Greg کو جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر کام کرتے ہوئے تیس برس ہو گئے ہیں۔ ان کو سر ظفر اللہ خان ایوارڈ بھی دیا گیا تھا جس پر وہ بہت فخر محسوس کرتے ہیں۔

مَیں عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی اونٹاریو میں ایک مرتبہ پھر آمد پر ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ قبل ازیں مجھے 2008ء میں بھی حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔ ہم آپ کی ایک بار پھر تشریف آوری پر بہت مشکور ہیں۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں جیسی اعلیٰ اقدار کو فروغ دینے کے جذبہ پر بھی آپ کے مشکور ہیں اور اس وجہ سے آپ کی کمیونٹی ہمارے صوبہ میں ایک اہمیت رکھتی ہے۔

صد سالہ خلافت جوبلی کی تقریبات کے موقع پر حضور نے فرمایا تھا: ’’بطور انسان ہونے کے ہم سب برابر ہیں۔ افریقہ میں رہنے والے شخص کے بھی ویسے ہی جذبات ہیں جیسے یورپ، امریکہ یا دنیا کے کسی اور علاقہ میں رہنے والے کے ہوتے ہیں اور حقیقی امن اور سکون تب ہی غالب آسکتا ہے جب ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھا جائے‘‘۔ یہ بات ہمارے لئے ایک معنی رکھتی ہے اور قابل غور ہے۔ کیونکہ ہم دل سے مانتے ہیں کہ یہ بات سچی ہے۔ جب مَیں اپنے صوبہ کی طرف سے دوسرے علاقوں میں جاتا ہوں تو مَیں آپس میں موجود اختلافات کو نہیں دیکھتا بلکہ ان جذبات کو دیکھتا ہوں جو بطور انسان ہونے کے ہم سب میں یکساں طور پر موجود ہیں۔

حضور! اگر اونٹاریو میں سو گھروں کے دروازوں پر دستک دیں۔ یا پھر جنوبی ایشیا، افریقہ، یورپ یا کرہ ارض پر کہیں بھی چلے جائیں اور لوگوں سے پوچھیں کہ آپ اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لئے کیا چاہتے ہیں تو سب کا جواب یہی ہوگا کہ ہمیں اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے اچھے سکولوں کی ضرورت ہے۔ اگر ہم میں سے کوئی بیمار ہو جاتا ہے تو اس کے لئے بہترین طبی سہولتوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں

ایک پُرامن اور پُرسکون معاشرہ کی ضرورت ہے جہاں ہم آزادانہ طور پر اپنی روایات، ثقافت اور مذہب پر عمل پیرا ہوسکیں اور ہمیں ایک مضبوط مالی نظام چاہئے جو ہمارے لئے نوکریوں کے مواقع پیدا کرے تا ہم اپنے خاندانوں کی دیکھ بھال کرسکیں۔

میرے دوستو! یہ ضروریات ہر جگہ ایک سی ہیں اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم امن اور سکون سے اونٹاریو میں رہ رہے ہیں جہاں ہم ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہیں، ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھتے ہیں۔ ہم اونٹاریو میں ہر زبان بولتے ہیں اور ہر کلچر کو سمجھتے ہیں اور ہمارا ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ ان سب باتوں سے صرف ہمارا صوبہ ہی ترقی نہیں کررہا بلکہ وہ جذبات جو کہ دائرہ انسانیت میں قدرے مشترک ہیں ان پر غور کرکے ہم اپنے ملک کے علاوہ باقی دنیا سے بھی اچھے تعلقات بنا رہے ہیں۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمارے پاس احمدیہ مسلم کمیونٹی موجود ہے جو کہ حضور کی قیادت میں انسانیت کی خاطر امن، انصاف، برابری، عزت واحترام اور ہم آہنگی جیسی اقدار کو فروغ دینے کے لئے کام کررہی ہے۔

ہم مستقبل قریب میں احمدیہ انٹرنیشنل پیس کانفرنس کا انعقاد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ نیز مَیں حضور سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اونٹاریو میں جماعت کا انٹرنیشنل جلسہ سالانہ کا انعقاد کروائیں اور ہماری طرف سے پورا تعاون حاصل ہوگا۔ مجھے امید ہے کہ ہم اونٹاریو میں قیام امن کے لئے اور اپنے بچوں بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے روشن مستقبل کے لئے مل جل کر کام کرسکتے ہیں۔

حضور! اونٹاریو صوبہ کے 13.2 ملین لوگوں کے دلوں میں آپ کے لئے عزت واحترام ہے۔ اب مَیں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ہمیں اپنی قیمتی نصائح سے نوازیں۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

معزز وزیر اعلیٰ اور دیگر مہمانان خصوصی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

سب سے پہلے تو مَیں محترم وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے اس تقریب کا اہتمام کیا اور مجھے بولنے کا موقع دیا۔

مجھے جب نیشنل امیر صاحب نے بتایا کہ اونٹاریو کے وزیر اعلیٰ ایک تقریب منعقد کرنا چاہتے ہیں تو پہلے میرے ذہن میں آیا کہ مَیں ان سے دلی طور پر معذرت کرلوں کیونکہ کینیڈا جماعت نے پہلے سے ہی میرا شیڈول کافی مصروف رکھا تھا۔ لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ ہماری جماعت کے مقامی لوگوں اور راہنما طبقہ کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں بالخصوص راہنما طبقہ ان تعلقات کا مثبت ردعمل دکھاتا ہے اور اسی وجہ سے مجھے دعوت دی گئی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ جب کسی قوم کے معزز لوگ آپ کی طرف قدم بڑھائیں تو اسے رد نہ کیا جائے۔ درحقیقت اسلام تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ دوستی کے لئے بڑھا ہوا ہاتھ کبھی مت ٹھکرائیں۔ لہٰذا اگر کسی ملک کی نمایاں شخصیات ایسے اقدام اٹھاتی ہیں تو ان کی لازمی قدر کرنی چاہئے۔ پس ان ساری باتوں کی وجہ سے مجھے اپنی سوچ کو تبدیل کرنا پڑا اور اونٹاریو کے معزز ومحترم وزیر اعلیٰ کی طرف سے دی گئی پُرخلوص دعوت کو قبول کیا۔ اگر مَیں ایسا نہ کرتا تو میری مثال اس شخص کی سی ہوتی جو کسی کے گھر جاتا ہے اور میزبان کو ملے بغیر اور اس کی اجازت کے بغیر سیدھا باورچی خانہ پہنچ جاتا ہے اور وہاں سے رخصت ہونے سے پہلے خوب فائدہ اٹھاتا ہے۔ یقیناً ایسا رویہ نامناسب اور شرمندگی کا باعث ہے اور جب میزبان آپ کو پوری توجہ دے رہا ہو اور آپ کی پوری تواضع کررہا ہو تو پھر اس وقت اس قسم کی اخلاقی کمیاں مزید واضح ہوجاتی ہیں۔

ان سب باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے اپنی مصروفیات کے باوجود مَیں نے اس تقریب میں شمولیت کو لازمی سمجھا اور دوستی کے ہاتھ کو ٹھکرا نہ سکا۔ ویسے بھی یہ فعل ناشکری اور شرمندگی کا باعث ہے بالخصوص جب گھر کے مالک نے کھلے دل کے ساتھ اپنے گھر کے دروازے کھول دیئے ہوں اور ایسی مہذب اور پُرخلوص دعوت کو ٹھکرانا یقیناً ایک بڑی غلطی ہوتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک طرف احمدی دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اعلیٰ اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کرنے والے ہیں تو دوسری طرف پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ دوستی کا جواب دوستی سے اور محبت کا جواب محبت سے نہ دیں اور مجھ پر اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے کی ذمہ داری دوسروں کی نسبت زیادہ ہے کیونکہ مجھ پر فرض ہے کہ مَیں دوسرے احمدیوں کے لئے نمونہ بنوں۔ اگر میرے اعمال ہی اپنی تعلیمات کے متضاد ہوں گے اور دوسروں کے لئے محض نصیحتیں ہی ہوں گی تو پھر ایسی تعلیمات کی کوئی وقعت نہ رہے گی اور ہم خدا تعالیٰ کی برکات حاصل کرنے والے نہ ہوں گے۔

ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مَیں دل کی گہرائی سے وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے انتہائی شفقت کے ساتھ مجھے اس ملک میں خوش آمدید کہنے کے لئے اس تقریب کا اہتمام کیا۔ یقیناً یہ آپ کی اعلیٰ ظرفی اور خوش خلقی ہے۔ جو میں آپ کا شکریہ ادا کررہا ہوں یہ میرے ایمان کا بھی حصہ ہے کیونکہ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا ہے کہ جو انسان کی ناشکری کرتا ہے وہ گویا خدا تعالیٰ کی ناشکری کررہا ہے۔ بطور ایک مذہبی انسان ہونے کے جو یقین رکھتا ہو کہ اس کا ہر فعل خدا تعالیٰ کے انعامات اور رضا حاصل کرنے کے لئے ہے اور جو یقین رکھتا ہو کہ خدا تعالیٰ کے انعامات کا کوئی متبادل نہیں ہے مجھ پر فرض ہے کہ مَیں خلق اللہ کے اچھے کاموں اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کو سراہوں۔

چند دن قبل کینیڈا میں ہی ہونے والی ایک تقریب کے دوران مَیں نے کہا تھا کہ یہ کینیڈین لوگ ہی ہیں جنہوں نے ہمیشہ مجھ سے تعلق بڑھانے میں پہل کی اور یہ چیز ان لوگوں کی اعلیٰ اخلاقی اقدار کی عکاسی کرتی ہے۔ تاہم مَیں یہ بھی کہوں گا کہ احمدیہ مسلم جماعت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب بھی ہم دوستی کا ہاتھ تھامتے ہیں تو پھر اس دوستی کو نبھانے کے لئے ہر کوشش کرتے ہیں اور اس ہاتھ کو کبھی واپس نہیں جانے دیتے۔ لہٰذا مجھے یقین ہے کہ مستقبل میں ہمارے تعلقات مثبت رنگ میں بڑھتے رہیں گے۔

جیسا کہ مَیں پہلے اعلیٰ اخلاقی اقدار کے حوالہ سے بات کررہا تھا اب مَیں آپ کو ان اعلیٰ اخلاقی اقدار کے متعلق اسلام کی تعلیمات اور اسلام کے بنیادی اصولوں کے بارے میں کچھ بتانا چاہوں گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کے دور میں دنیا کو ان اعلیٰ اقدار کی سخت ضرورت ہے۔ ہمارا ماحول، ہمارا معاشرہ، ہمارے شہر، ہمارے صوبے اور ہمارے ملک صرف اسی صورت میں اس سرزمین پر جنت کا نظارہ پیش کرسکتے ہیں جب ہم میں سے ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کررہا ہو۔

قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ حقیقی مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسروں کو اچھائی کی تعلیم دے اور گناہ اور برائی سے روکے۔ اور اچھے کاموں کی بنیاد کے بارے میں بھی ہمیں سکھایا گیا ہے اور وہ بنیاد یہ ہے کہ انسان ہر وقت اپنے ہر فعل میں سچائی اور ایمانداری کا مظاہرہ کرے۔ جو شخص ایمانداری کو ترک کرے اس کا ایمان مکمل نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا بلکہ اس کا ایمان دوسری چیزوں پر ہے۔ سچائی کا جو معیار اسلام بیان کرتا ہے اس کے مطابق آپ کا ہر لفظ سچا اور سیدھا ہو اور سچائی کے ذریعہ سے ہی ایک دوسرے پر اعتماد اور بھروسہ پیدا ہوتا ہے اور امن کے قیام کے لئے اعتماد کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر ہر سطح پر اس سنہری اصول کی پیروی کی جائے تو سارے معاشرے میں گھر سے لے کر باہر کی دنیا تک امن اور ہم آہنگی کی فضا پیدا ہوجائے گی۔

مختلف اقوام کے آپس کے تعلقات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اندازہ کرسکتے ہیں کہ دنیا کے حالات اس وقت انتہائی سنجیدہ ہوچکے ہیں۔ ہر جگہ فساد اور بدامنی ہے۔ اس ساری صورتحال کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ایمانداری اور سچائی میں کمی کی وجہ سے ایک دوسرے پر اعتماد

نہیں رہا۔حکومتیں بہت سے معاہدات کرتی ہیں یا ایسے قوانین بناتی ہیں جو کہ ظاہراً کچھ کہہ رہے ہوتے ہیں جبکہ اندر کھاتے کچھ اور سوچ ہوتی ہے جو کہ سچائی کی روح کے خلاف ہے۔تاہم اسلام تعلیم دیتا ہے کہ تمام معاہدات واضح ہونے چاہئیں اور ان میں کسی قسم کا کوئی ابہام نہ ہو۔ایسے معاہدات کرتے وقت آپ کی یہ سوچ نہ ہو کہ آپ کا ہاتھ دوسری پارٹی سے اوپر رہے اور آپ کو زیادہ فائدہ ہو جائے بلکہ آپ کا ارادہ اور نظر دونوں پارٹیوں کے یکساں فائدہ پر ہونی چاہیئے۔

بسا اوقات ممالک کے مابین موجود عدم اعتماد اور ایمانداری کا فقدان دیکھ کر مجھے فکر لاحق ہو جاتی ہے کہ ایسی صورتحال ہمیں ایک سنگین اور تباہ کن جنگ کی طرف لے جائے گی۔ جب لوگ دوسروں کے حقوق ادا کرنے کے بجائے انہیں غصب کر رہے ہوں تو خدائی تقدیر کا ظاہر ہونا طبعی امر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیں بخوبی علم ہے کہ گزشتہ سالوں میں عالمی بحران دیکھنے میں آیا ہے جس کی وجہ سے دکھ اور تکلیف میں بے انتہا اضافہ ہوا ہے۔اس کے علاوہ بعض ممالک میں اندرونی سطح پر فساد آن پڑا ہے جس کے نتیجہ میں ان ممالک کی حکومتیں اور عوام ایک دوسرے کے ساتھ ہی لڑ رہی ہیں۔ اسی طرح یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض ممالک ایک دوسرے کے لئے عداوت اور کینہ ظاہر کر رہے ہیں۔ میرے نزدیک یہ افسوسناک صورتحال عدم اعتماد اور سچائی کی کمی کے باعث پیدا ہوئی ہے جو کہ پھر بے انصافی کی طرف لے جاتی ہے۔ اگر ہم گزشتہ سالوں میں پیدا ہونے والے مالی بحران کا جائزہ لیں تو دیکھتے ہیں کہ ایک طرف تو لاکھوں کی تعداد میں لوگ نوکریوں سے فارغ کئے گئے ہیں یا پھر دیوالیہ ہو گئے ہیں اور بینک کے قرض ادا نہ کرنے کی وجہ سے اپنے املاک سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں جبکہ دوسری طرف پتہ چلتا ہے کہ اعلیٰ سطح کے بینکاروں کی خطیر تنخواہوں اور مراعات میں یا پھر اعلیٰ کاروباری لوگوں کے کثیر منافعوں میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں پڑا۔ان میں سے بہت سے لوگ بغیر کسی پوچھ گچھ اور احتساب کے لاکھوں ڈالرز ہتھیانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔اس طرح کے واقعات میڈیا میں بھی سامنے آئے ہیں اور عوام الناس میں بداعتمادی پھیلانے کا موجب بنے ہیں اور پھر اس کی وجہ سے اضطراب پیدا ہوا ہے۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے کاروباروں کی بنیاد ہی جھوٹ اور بے انصافی پر ہے۔اس قسم کی کمپنیاں اس طرز پر چلائی جاتی ہیں کہ وہ معاشرہ کے کمزور طبقہ کو طرح طرح کی لالچیں دے کر جال میں پھنساتی ہیں اور انہیں احمق اور بیوقوف بنا کر ان سے فائدے حاصل کرتی ہیں۔مثال کے طور پر آج اگر کوئی کمپنی کوئی چیز بیچنا چاہتی ہے تو وہ لوگوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے گلی کوچوں میں بڑے بڑے بورڈز پر اشتہارات آویزاں کر دیتے ہیں جبکہ لوگ ان چیزوں کو خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے۔اسی طرح ٹیلیویژن اور میڈیا کے دیگر ذرائع سے چیزوں کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ کر کے معصوم لوگوں کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ پیسہ کمانے کی ان کوششوں کے پیچھے سچائی کا فقدان ہے جس کے ذریعہ لوگوں سے ناجائز طور پر فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور ان کے جذبات اور خواہشات کا استیصال کیا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تجارت کی بابت اسلام کی تعلیمات بالکل واضح ہیں۔اسلام تو سکھاتا ہے کہ کسی بھی حالت میں کسی شخص سے چیز کی اصل قیمت سے ایک فیصد بھی زیادہ وصول نہیں کرنا چاہیئے۔اگر ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھیں تو ان کی ایمانداری اور راست بازی کی ان گنت مثالیں ملتی ہیں۔مثلاً ایک مرتبہ گاؤں سے ایک شخص اپنا گھوڑا بیچنے کے لئے شہر گیا اور اپنے گھوڑے کی قیمت 200 درہم طلب کی جب کہ اصل قیمت 500 درہم یا اس سے بھی زیادہ تھی۔اس وقت کی کرنسی آج کل بھی بعض عرب ممالک میں چلتی ہے۔ بہرحال خریدار نے کہا کہ چونکہ یہ گھوڑا عمدہ نسل کا ہے لہٰذا اس کی قیمت 500 درہم یا اس سے بھی زیادہ ہونی چاہیئے۔یعنی بیچنے والا کم قیمت طلب کر رہا ہے اور خریدنے والا زیادہ دے رہا ہے۔ان کے بیچ اپنے حقوق کی خاطر اختلاف نہ تھا بلکہ یہ تو دوسروں کے حقوق کی حفاظت اور انصاف کے قیام کی کوشش تھی۔حقیقی بھروسہ اور اعتماد کرنے کا یہی طریق ہے جو معاشرہ میں امن اور انصاف کے قیام کا ضامن بنتا ہے۔

ایک اور بات جو اسلام نے سکھائی ہے وہ یہ ہے کہ آپ لازماً ضرورت مندوں اور محروم لوگوں کی مدد کے لئے اپنی ذاتی رقوم خرچ کریں۔اسلام سکھاتا ہے کہ ہر ایک کو ایسے ضرورت مند لوگوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ معاشرہ کو پُرامن بنانے کے لئے قربانی کی حقیقی روح کا موجود ہونا ضروری ہے۔صرف یہی کافی نہیں کہ آپ اپنے پاس موجود اضافی وسائل کے ذریعہ غریب اور محتاج کی مدد کریں بلکہ آپ کو اپنے بہن بھائیوں کی مدد اور ان کے حقوق کی ادائیگی کی خاطر اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنے کے لئے بھی تیار رکھنا چاہیئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو اپنے ذاتی مفادات کے حصول کی خاطر صرف ان ممالک کی مدد نہیں کرنی چاہیئے جن کی آپ معاہدات کے نتیجہ میں مدد کرنے کے پابند ہیں بلکہ آپ کو ایسے ممالک تلاش کرنے چاہئیں جو حقیقت میں ضرورت مند ہیں اور جن میں آپ کو اپنا کوئی ذاتی مفاد نظر نہیں آتا۔ پس غریب اور ضرورتمندوں کے حقوق ادا کریں۔ یہی حقیقی بھروسہ اور اعتماد پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں اضطراب اور مایوسی ختم ہوتی ہے اور معاشرہ میں امن پیدا ہوتا ہے۔

کینیڈا کا شمار ان ممالک میں ہوتا ہے کہ جو کہ دنیا کے غریب اور محروم خطہ کی حقیقتاً کھلے دل اور سخاوت کے ساتھ مدد کرتے ہیں۔ کینیڈا نے اس مقصد کی خاطر انسانیت کے لئے متعدد منصوبہ جات شروع کئے ہیں۔میری دعا ہے کہ ان کی یہ امداد ہمیشہ ان تک پہنچے جو اس کے حقیقی حقدار ہیں اور جن کو اس کی حقیقی طور پر ضرورت ہے اور میری دعا ہے کہ اس صوبہ، ملک بلکہ پوری دنیا میں قیام امن کے لئے کینیڈا ایک مشعل بن جائے اور دوسروں کی نظر میں قابل تقلید مثال ہو۔میری یہ بھی دعا ہے کہ آپ ساری دنیا میں ایمانداری اور تشخص قائم کرنے کی مثال بن جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیہ مسلم جماعت نے ساری دنیا میں اور بالخصوص غریب ممالک میں انسانیت کی خدمت کے لئے منصوبہ جات شروع کئے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت ہمارے ذرائع کم اور محدود ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہم دنیا کے دور دراز علاقوں میں سینکڑوں سکول اور ہسپتال کھول چکے ہیں۔اسی طرح ہم دور دراز کے دیہاتوں میں پانی اور بجلی مہیا کر رہے ہیں۔ہم نے ماڈل ویلیجیز (Model Villages) بنانے کے بھی کئی منصوبہ جات شروع کئے ہیں جہاں متعدد سہولیات بشمول شمسی توانائی، بجلی، سڑکوں پر روشنی، پکی سڑکیں اور کمیونٹی سنٹرز میسر ہوں گی۔اس قسم کے ماڈل ویلیجیز میں ہر گھر میں صاف پینے کا پانی بھی مہیا کیا جاتا ہے جبکہ قبل ازیں بچوں کو میلوں مسافت طے کر کے بالٹی کے اندر پانی لانا پڑتا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے علاوہ ہم مذہب و نسل سے بالا ہو کر انسانیت کی خدمات بجا لا رہے ہیں۔اس کے بدلہ میں ہم کوئی انعام یا فائدہ نہیں چاہتے۔ہم صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے انسانیت کی خدمت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام انسانیت کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے توفیق عطا فرمائے تا کہ دنیا حقیقت میں امن و امان کا گہوارہ بن سکے۔

آخر میں ایک مرتبہ پھر میں محترم وزیر اعلیٰ اور مہمانان خصوصی کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب بارہ بجے تک جاری رہا۔

بعدازاں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد مختلف مہمانوں نے باری باری حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا اور حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ بعض مہمانوں نے باقاعدہ خواہش کا اظہار کرکے حضورانور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

اس پروگرام کے اختتام پر قریباً پونے ایک بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ بجے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج 61 خاندانوں کے 275 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان ملاقات کرنے والوں میں شہداء کے چار خاندانوں کے 18 افراد بھی شامل تھے۔ اسی طرح پاکستان سے آنے والے 13 افراد نے بھی انفرادی طور پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

ویسٹن نارتھ، ہارٹ لیک، بریمپٹن، ازلنگٹن، مالٹن، مارکھم، پیس ویلج، وان، احمدیہ ابوڈ آف پیس، نیومارکیٹ، مسس ساگا، وڈبرج، سڈبری، ایڈمنٹن۔

ان ملاقات کرنے والی سبھی فیملیز نے اپنے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف بھی پایا اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے تحائف بھی حاصل کئے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اپنے عزیزوں اور پیاروں کو چھوڑ کر اس دور کے خطہ زمین میں آبسنے والے شہدائے احمدیت کی جن فیملیز اور عزیزوں نے آج ملاقات کی سعادت پائی۔ اس دور کے دیس میں پیارے آقا سے ملاقات ان سب کے لئے بے انتہا برکتوں اور تسکین قلب اور اطمینان کا موجب بنی۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا سے دعائیں لیں اور حضور کی بے انتہا شفقتوں کا مورد بنے۔

آج کے پروگرام کے مطابق کینیڈا میں فیملی ملاقاتوں کا یہ آخری پروگرام تھا۔ کینیڈا کے قریباً دو ہفتہ کے دورہ کے دوران مجموعی طور پر 599 فیملیز نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان میں سے 493 فیملیز ایسی تھیں جو اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے ملیں۔

فیملی ملاقاتوں میں مجموعی طور پر 2689 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا اور اس کے علاوہ اجتماعی انفرادی ملاقاتوں میں مجموعی طور پر 1813 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 4502 افراد ملاقات کے شرف سے فیضیاب ہوئے۔

آج ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوا۔ اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے گئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی سے قبل آمین کی تقریب ہوئی۔

تقریب آمین

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 43 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ آج درج ذیل خوش نصیب بچوں نے اپنے آقا کو قرآن کریم سنایا۔

عزیزہ فاتحہ نصیر، ادیبہ رحمان، امۃ المصور چیمہ، صبیحہ احمد، بریرہ تنویر، سلیمان دانیال، نائلہ سلام، ہشام احمد، حفصہ احمد، ولید احمد سنوری، لبینہ رشید، ماہدہ رشید، آدم رشید، Wasib ایوب، صبیحہ اشرف چوہدری، سیمی کھوکھر، فریحہ بٹر، Awair ناصر، Gharaza اقبال چٹھہ، پیام احمد ڈوگر، عافیہ ایاز، راویل اے ملک، Aania زبیری، آصفہ خالد کاہلوں، دانش عمر، Atsan احمد، ماہرہ خان، Ihaab شیخ، سلمان عبداللہ، شان ملک طاہر، طاہرہ بیگم، Moha ملک، رضوان اللہ گھمن، مناہل خان، جلیس احمد حارث، طلحہ احمد، سبیل احمد، لبیب خالد، Micheal احمد، قرۃ العین، بشریٰ، حسان احمد عزیز، پیام احمد۔

اس طرح کینیڈا کے اس دورہ کے دوران مجموعی طور پر 356 بچوں اور بچیوں کی تقریب آمین ہوئی۔ ہر ایک نے اپنے آقا کو قرآن کریم سنایا اور دعائیں لیں اس دوران تصاویر بھی بنیں جو ان بچوں اور بچیوں کے لئے ہمیشہ یادگار رہیں گی۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 12 اکتوبر 2012ء)

ہوں بندہ مگر میں خدا چاہتا ہوں

کلام حضرت مصلح موعودنوراللہ مرقدہ

بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں
ہوں بندہ مگر مَیں خدا چاہتا ہوں

مَیں اپنے سیاہ خانۂ دل کی خاطر
وفاؤں کے خالق! وفا چاہتا ہوں

جو پھر سے ہرا کردے ہر خشک پودا
چمن کے لئے وہ صبا چاہتا ہوں

مجھے بَیر ہرگز نہیں ہے کسی سے
مَیں دُنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں

وہی خاک جس سے بنا میرا پتلا
مَیں اس خاک کو دیکھنا چاہتا ہوں

نکالا مجھے جس نے میرے چمن سے
مَیں اس کا بھی دل سے بھلا چاہتا ہوں

مِرے بال و پَر میں وہ ہمّت ہے پیدا
کہ لے کر قفس کو اُڑا چاہتا ہوں

کبھی جس کو رشیوں نے مُنہ سے لگایا
وہی جام اَب مَیں پیا چاہتا ہوں

رقیبوں کو آرام و راحت کی خواہش
مگر مَیں تو کرب و بلا چاہتا ہوں

دکھائے جو ہر دم ترا حسن مجھ کو
مِری جاں! مَیں وہ آئنہ چاہتا ہوں

(کلام محمودؓ)

”میں مسیح موعود ہوں یعنی اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں“

مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ذرّیت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی وہ آسمان سے اترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کردے گا۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 180)

اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو یہ بھی خبر دی کہ:

”ایک اولوالعزم پیدا ہوگا وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا وہ تیری ہی نسل سے ہوگا فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 442-443)

ابتدا میں ان الہامات سے یہ سمجھا گیا تھا کہ اس عظیم الشان پیشگوئی کے مصداق بشیر اوّل ہیں جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں 7/اگست 1887ء کو پیدا ہوئے تھے۔ لیکن نومبر 1888ء کو جب اُن کی وفات ہوئی تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ان الہامات کے مصداق نہیں تھے۔ بشیر اوّل کی وفات کے دو اڑھائی ماہ بعد 12/جنوری 1889ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ پیدا ہوئے جو درحقیقت اس پیشگوئی کے مصداق تھے۔ آپؓ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل شدہ پیشگوئیوں کے مطابق جلد جلد بڑھے اور اپنے وقت پر یعنی 14/مارچ 1914ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت کے عظیم روحانی منصب پر فائز ہوئے۔ آپؓ پر خدا تعالیٰ نے خود منکشف فرمایا کہ آپؓ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عظیم الشان پیشگوئی کے مصداق ہیں جو ایک عظیم الشان موعود بیٹے کے بارے میں تھی۔ 1944ء میں واضح الہامات اور رؤیا و کشوف کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آپؓ پر منکشف فرمایا کہ آپؓ ہی مصلحِ موعود، مسیحی نفس، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثیل اور موعود خلیفہ ہیں۔ اس سلسلہ میں آپؓ نے اپنے ایک طویل رؤیا کا ذکر کیا اور بتایا کہ رؤیا میں:

”اس وقت میری زبان پر جو فقرہ جاری ہوا وہ یہ ہے:

اَنَا الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِيْلُهٗ وَخَلِيْفَتُهٗ

اور مَیں مسیح موعود ہوں یعنی اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں تب خواب میں ہی مجھ پر ایک رعشہ کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے اور میں کہتا ہوں کہ میری زبان پر کیا جاری ہوا اور اس کا کیا مطلب ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اس وقت معاً میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس کے آگے جو الفاظ ہیں کہ مَثِيْلُهٗ یعنی میں اس کا نظیر ہوں وَخَلِيْفَتُهٗ اور اس کا خلیفہ ہوں۔ یہ الفاظ اس سوال کو حل کر دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کہ ”وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا“ اس کے مطابق اور اسے پورا کرنے کے لئے یہ فقرہ میری زبان پر جاری ہوا اور مطلب یہ ہے کہ اس کا مثیل ہونے اور اس کا خلیفہ ہونے کے لحاظ سے ایک رنگ میں میں بھی مسیح موعود ہی ہوں کیونکہ جو کسی کا نظیر ہوگا اور اس کے اخلاق کو اپنے اندر لے گا وہ ایک رنگ میں اس کا نام پانے کا مستحق بھی ہوگا۔“

(سوانح فضل عمرؓ، جلد سوم، صفحہ 369-370)

الغرض حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نظیر اور آپؑ کے مثیل بنائے گئے تھے۔ مثیل اور نظیر ہونے کے جملہ پہلوؤں میں سے ایک پہلو اس طرح بھی ظاہر ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی ایک بیّن اور قطعی بشارت عطا فرمائی کہ آپؓ کی ذرّیت سے بھی ایک شخص پیدا ہوگا جس کو مسیحی نفس ہونے کی وجہ سے مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشابہت ہوگی۔ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے اس پیشگوئی کا مصداق آپؓ سے پہلے پیدا ہونے والے ایک بیٹے (بشیر اوّل 1887ء، 1888ء) کو سمجھا تھا لیکن حقیقت میں اس سے مراد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدّین محمود احمد صاحبؓ تھے۔ اسی طرح آپؓ نے بھی پہلے ایک اور بیٹے کو جو 1924ء میں پیدا ہوا، اس بشارت کا مصداق سمجھا مگر وہ 1925ء میں وفات پا گیا اور بعد میں واقعاتی طور پر یہ حقیقت ظاہر ہوئی کہ حضرت مصلحِ موعودؓ کی پیشگوئی میں بیان شدہ بیٹے سے مراد صاحبزادہ مرزا طاہر احمدؒ تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے وقتِ مقررہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چوتھے خلیفہ کے طور پر قائم فرمایا۔

عجیب اتفاق ہے کہ اس پیشگوئی کا اظہار کرتے وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی یہ احتمال ظاہر فرما دیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جس مسیحی نفس بیٹے کی پیشگوئی فرمائی تھی اس کا مصداق پہلے بشیر اوّل کو سمجھا گیا تھا لیکن اصل میں اس سے مراد آپؓ (یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خود تھے۔ بعینہٖ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو جس مسیحی نفس بیٹے کی خبر دی ہے ممکن ہے اس کے تعیّن میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اور تقدیر ظاہر ہو۔ چنانچہ آپؓ نے اپنی زوجہ ثانیہ حضرت سیّدہ امۃ الحی بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کو (جو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں) مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''یہ خوش خبری سن لو کہ تمہارے ہاں لڑکا ہوگا جو بہت با اقبال ہوگا۔ ...

جو خدا تعالیٰ نے میری زبان پر جاری کیا تھا وہ بہت زیادہ تھا اس کا اظہار میں نہیں کرنا چاہتا البتہ اتنا کہہ دیتا ہوں کہ مجھے بتایا گیا کہ وہ مسیحی نفس ہوگا اور حضرت مسیح علیہ السلام سے نہایت گہری مشابہت ہوگی۔

میں نہیں جانتا اس کی زندگی کا کیا حال ہوگا۔ بشیر اوّل کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا گیا تھا مگر وہ فوت ہوگیا۔ اس بچے کی فطرت کے متعلق مجھے علم دیا گیا ہے کہ اگر ہماری کوئی غفلت اور کوتاہی روک نہ بن گئی تو جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے وہ مسیحی نفس ہوگا۔''

(روزنامہ الفضل قادیان۔18/اپریل 1925ء، صفحہ 5)

بعد میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس تقدیر کا اظہار بھی اسی رنگ میں ہوا جس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں بیٹے کی پیشگوئی کے سلسلہ میں ہوا تھا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس پیشگوئی کے مصداق حضرت سیّدہ امۃ الحیؓ کے بیٹے کی بجائے دراصل حضرت سیّدہ مریم صدیقہؓ کے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد تھے۔ چنانچہ آپ ابھی تین سال کے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو الہاماً بتا دیا تھا کہ:

''طاہر ایک دن خلیفہ بنے گا''

(مرد خدا، صفحہ 208)

جہاں تک حضرت مسیح علیہ السلام سے مشابہت کا تعلق ہے، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب 1984ء میں اضطراری طور پر ہجرت فرمائی تو اس ہجرت کے بارہ میں آپؒ نے مکرمہ صالحہ صفی صاحبہ (بنت مولانا عبد الکریم صاحب آف لندن) اہلیہ مکرم خلیفہ صفی محمود صاحب کی ایک رؤیا کا ذکر کیا اور خود کو مسیح علیہ السلام سے ایک پہلو سے تشبیہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میرے نزدیک اصل مشابہت مسیح علیہ السلام کے تین روز سے ہے براہ راست یونسؑ کے تین روز سے نہیں کیونکہ پاکستان سے میری ہجرت کے زمانہ میں ہی یہاں مکرمہ صالحہ صفی صاحبہ نے جو رؤیا دیکھی جب کہ ان کو کوئی علم نہیں تھا کہ وہاں کیا ہو رہا ہے اور انہیں میرے یہاں چلے آنے کا وہم بھی نہیں تھا اس میں انہوں نے دیکھا کہ ایک مسیح کو ایک دائرے میں قید کیا گیا ہے۔ پھر وہ اُڑ کر وہاں سے غائب ہو جاتے ہیں۔ میں تو مسیح نہیں مگر چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی کا مجھے موقع عطا فرمایا گیا ہے اس لئے اس رؤیا سے بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ تین دن اگر مشابہت رکھتے ہیں تو مسیح علیہ السلام کے وقت سے اور ان کی تکلیف سے مشابہت رکھتے ہیں۔ پھر ان کو بھی نجات پا کر دوسرے ملک ہجرت کرنے کی توفیق ملی تھی اور اِس دَور میں بھی تقدیرِ الٰہی اسی طرح ظہور میں آئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔''

(مکتوب از لندن 1990/9/1ء، 1369 ہجری)

پیشگوئیوں کا ایک اور رنگ یہ بھی ہے کہ سورۃ آل عمران کے رکوع نمبر 4 اور 5 میں حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کی بشارت کا ذکر ہے کہ اس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا اس لئے اس نے اس بچے کو قبل از وقت وقف کر دیا۔ لیکن الٰہی منشاء کے مطابق لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام مریمؑ رکھا گیا۔ پھر اس لڑکے کی بشارت مریمؑ کے بطن سے حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کی صورت پوری ہوئی۔

عین اسی طرح امّ طاہر حضرت سیّدہ مریم بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش سے قبل حضرت ڈاکٹر صاحبؓ کو الہاماً خبر ملی تھی کہ ان کے ہاں لڑکا ہوگا لیکن لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام مریم رکھا گیا۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں ''سیرت حضرت امّ طاہرؓ طبع سوم، صفحہ 88''

خدا کی عجیب شان ہے کہ لڑکے کی بشارت اس لڑکی مریمؓ کے بطن سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش کے ذریعے پوری ہوئی۔ مریمؓ کے بیٹے (ابنِ مریم) ہونے کے لحاظ سے بھی آپ ایک پہلو سے مثیلِ مسیح ثابت ہوتے ہیں۔

پاکستان میں جماعت احمدیہ کے عناد میں امتناعِ قادیانیت نام سے آرڈیننس 26/اپریل 1984ء کو جاری ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس سے اگلے تین روز انتہائی سخت کرب اور پریشانی میں گزرے حتّٰی کہ 29/اپریل 1984ء کو آپؒ نے اضطراری حالات میں پاکستان سے انگلستان کے لئے ہجرت فرمائی اور خدا تعالیٰ کی خاص اور اعجازی حفاظت میں 30/اپریل 1984ء کو بخیریت لندن پہنچ گئے۔ الحمدللہ۔

آپؒ نے اپنی اس ہجرت کے بارہ میں (جو فضائی راستے سے ہوئی) فرمایا کہ اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک رؤیا بھی ہے جس میں گویا آپؒ کے بارہ میں بالائی راستہ سے ہجرت کرنے کی پیشگوئی مضمر تھی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دکھایا گیا کہ فوجیوں کی طرف سے خطرہ ہے اور آپؓ حضرت امّ طاہرؓ کو جگا کر ساتھ لے جاتے ہیں جن کے پاس ایک بچہ ہے۔ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آپؒ فرماتے ہیں:

''کچھ عرصہ پہلے میں نے حضرت مصلح موعودؓ کے ایک رؤیا کا ذکر کیا تھا کہ وہ کسی خوف کی وجہ سے جگہ چھوڑ کر کسی اور ملک میں جانے پر مجبور ہوئے۔ ...

اس میں ایک پیشگوئی مضمر تھی۔ آپؓ نے یہ لکھا ہے کہ جب میں نے خطرہ محسوس کیا تو میں بالا خانے پر اس غرض سے گیا کہ اپنی اہلیہ امّ طاہر کو بھی جگا دوں اور ان کو بھی ساتھ لے چلوں۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ان کے ساتھ ان کا ایک بچہ لیٹا ہوا ہے۔ اب وہ بچہ جو حضرت مصلح موعود کے ذہن میں موجود نہیں تھا اچانک اس طرح دکھایا جانا خود اپنی ذات میں ایک اعجازی رنگ رکھتا ہے اور پھر اس سے دلچسپ بات یہ ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے بچہ اٹھایا تو وہ لڑکا بن گیا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ بچوں کی طرف اشارہ کرنا مراد نہیں تھا بلکہ کسی ایسے بچے کی طرف اشارہ کرنا مراد تھی جو خدا کی تقدیر میں دین کے کام آنے والا تھا اور اس کا لڑکا بن جانا بتاتا ہے کہ بعد میں اس میں کوئی تبدیلی ہونی تھی۔ دوسری دلچسپ بات جو دوبارہ پڑھنے سے سامنے آئی وہ یہ تھی کہ جو خطرہ تھا وہ فوجیوں کی طرف سے تھا اور ان فوجیوں کی تعیین نہیں ہے کہ کون ہیں؟ دیکھتے ہیں کہ

میں اچانک گھر سے باہر دیکھتا ہوں کہ فوجی افسر گویا بدنیتی کے ساتھ وہاں کھڑے ہیں اور مجھے ان کی طرف سے خطرہ محسوس ہوتا ہے تو میں زمین پر اتر کر جانے کی بجائے جس طرح پہاڑوں پر گھر بنے ہوتے ہیں کہ اوپر کی منزل کا بھی بالا بالا تعلق ہوتا ہے میں بالائی رستے سے نکل گیا ہوں اور یہ میری ہجرت کے عین مطابق ہے یعنی بالائی رستے سے یہاں فضائی رستے کے ذریعے رخصت ہونا اور خاموشی سے رخصت ہونا مراد ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10رجون 1990ء بحوالہ ماہنامہ خالد ربوہ سیّدنا طاہر نمبر صفحہ 16)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مثیل تھے۔ چنانچہ آپؓ کے بعض رؤیا اور کشوف بھی ہیں جن سے قطعی طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپؓ کو بھی اسی طرح مبشّر اولاد کی بشارتیں دی گئیں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبشّر اولاد کی بشارتیں ملی تھیں۔

پیش گوئی مصلح موعود کا ایک دوسرا اہم حصہ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اشتہار 20 فروری 1886ء میں تحریر فرماتے ہیں:

''پھر خدائے کریم نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ:

تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور مَیں اپنی نعمتیں تجھ پر پُوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تُو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور مَیں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہوجائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہوجائیں گے۔ اُن کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں اِردگرد پھیلائے گا اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراتا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذرّیت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دُنیا منقطع ہوجائے عزّت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دُنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ مَیں تجھے اُٹھاؤں گا اور اپنی طرف بُلاؤں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اُٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلّت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ مَیں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور اُن میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا اُنہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تُو مجھے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلّی طور پر اُن سے مشابہت رکھتا ہے) تُو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تُو مجھ سے اور مَیں تجھ سے ہوں۔ اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندہ کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اُس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کرسکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کرسکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔ فقط۔''

(از اشتہار 20 فروری 1886ء۔ تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ 59، 62، مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 100، 103)

احمدیہ گزٹ میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

زندگی

تصوّرِ محبوب! تجھ سے ہے ، بہارِ زندگی
سبزہ و گُل پیرہن ہے ، خارزارِ زندگی

اے جستجوئے زینتِ بام و دریچۂ چمن!
اِس عالمِ تنہائی میں ، تجھ کو پکارے زندگی

ہاں مگر، رہتا ہے کیوں اکثر مرا دل بیقرار؟
اِس بے قراری میں اگرچہ ہے قرارِ زندگی

صد شکر اے ربُّ الوریٰ! اک دستِ رُوحانی ترا
میں تھا غرقِ بحرِ ظلمت اور کنارے زندگی

میں طلبگارِ دعا ہوں ، اِس محبت میں تری
جو مرض لاحق ہوا ، سو ہے بخارِ زندگی

راہِ حق میں جو بہا، اے فصلِ گُل! تیرے لئے
قطرہ قطرہ یہ لہو ہے آبشارِ زندگی

موسمِ پت جھڑ میں دیکھو، برگ و باراں کے لئے
بن گئے دستِ دُعا ، سب شاخسارِ زندگی

آئینۂ شفّاف میں جاذب ہوا میں اِس قدر؟
اُس نے بھی دیکھے مِرے نقش و نگارِ زندگی

چشمِ نم میں تھی عیاں ،اِک ابرِ نیساں کی تڑپ
بارشوں سے دُھل گئے ہیں سب غُبارِ زندگی

اُس مہ جبیں کے نُور کی کرنوں میں عارف ڈوب کر
آئینۂ احساس میں خود کو نکھارے زندگی

ڈاکٹر عارف حسین

احترام خلافت اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ہر بیعت کنندہ کے لئے قابلِ تقلید نمونہ)

مکرم مولانا محمد کلیم خان

ترتیب کے لحاظ سے منصب نبوت کے بعد منصب خلافت آتا ہے۔ ان ہر دو مناصب پر فائز بزرگان (انبیاء علیھم السلام و خلفاء کرام) کا مقام ہوتا ہے تو دوسروں کا مقام ان کے مقابل پر متبعین کا ہوتا ہے۔ یہ محترم منصب چونکہ خداداد ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کا واجبی احترام لازمی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (سورۃ النور 63:24)

ترجمہ: صرف وہی لوگ مومن کہلانے کے مستحق ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جب قومی کام کے لئے اس (رسول) کے پاس بیٹھے ہوں تو اٹھ کر نہیں جاتے جب تک اس کی اجازت نہ لے لیں۔ وہ لوگ جو کہ اجازت لے کر جاتے ہیں وہی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ پس جب وہ اپنے کسی اہم کام کے لئے تجھ سے اجازت لیں تو ان میں سے جن کے متعلق تو چاہے انہیں اجازت دے دے۔ اور اللہ سے ان کے لئے بخشش مانگ۔ اور اللہ یقیناً بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (ترجمہ از تفسیر صغیر سورۃ النور آیت 63)

اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک واقعہ کا ذکر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

”مجھے یاد ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ ایک دفعہ لاہور تشریف لے گئے۔ جب آپ نے واپس قادیان آنے کا ارادہ فرمایا تو چونکہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ابھی وہاں کچھ دن اور ٹھہرنا تھا۔ اس لئے آپ نے مجھے لاہور میں ہی ٹھہرنے کی ہدایت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم ان کے ساتھ آجانا جب میں آیا اور آپ کے پاس آکر میں نے السلام علیکم کہا تو میرے سلام کا جواب دینے سے بھی پہلے آپ نے فرمایا۔ میاں تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا۔ میں نے کہا مجھے تو معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ جتنے بھی آدمی تھے وہ سارے ہمیں بٹالہ چھوڑ کر آ گئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ان لوگوں نے امر جامع کے متعلق جو قرآنی حکم تھا اس پر عمل نہ کیا۔ خلیفہ وقت کا وجود تو ایسی اہمیت رکھتا ہے کہ اس کا اثر سارے عالم اسلام پر پڑتا ہے۔ اگر خدانخواستہ کوئی حادثہ ہوجائے تو اس کا اثر سب جماعت پر پڑے گا۔ اس لئے اس بارہ میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو اس سختی کے ساتھ اس پر عمل کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ کا تھوڑی دیر کے لئے بھی ادھر ادھر ہونا ان کے لئے ناقابل برداشت ہوجاتا تھا۔“

(تفسیر کبیر، جلد ششم، صفحہ 407)

اطاعت۔ اطاعت اور صرف اطاعت ہی نہیں بلکہ حسب موقع و محل ان کے لئے خدمات بھی پیش کرنی ہیں۔ اور یہی متبعین کی سعادت مندی ہے۔ اور اسی میں برکتیں بھی ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی 1889-1965 میں ایک دور متبعین کا آیا اور دوسرا دور امام کا۔ پہلا دور یعنی متبعین کی حیثیت سے دو اماموں کے سامنے آیا۔ یعنی (1889 تا 1908) کا دور۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعود نبی اللہ علیہ السلام کے سامنے اور اگلا دور 1908 تا 1914) حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے سامنے آیا۔ فی الوقت آپ کی زندگی کے پہلے دور کے دوسرے حصہ سے متعلق آپ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو آپؓ کے اندر احترام خلافت کے جذبہ کا قابل تقلید نمونہ ہمیں نظر آتا ہے۔ آپ کی اس سیرت کا مطالعہ اور اس سے استفادہ کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ بعد میں آپ کو بھی خداداد منصب خلافت ملنا تھا۔ اس لئے آپ کا عمل قابل تقلید سنت بھی بن جاتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ کی حدیث ہے۔

علیکم بسنتی۔ و سنۃ الخلفاء الراشدین والمھدیین۔

(مسند احمد، جلد 4، صفحہ 126)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات (26 مئی 1908ء) کے بعد اللہ تعالیٰ نے صدیق ثانی حضرت الحاج مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ کو منصب خلافت راشدہ پر فائز فرمایا۔ تو آپ کے سامنے ساری جماعت متبعین کی طرح تھی اور کُل جماعت نے شرح صدر کے ساتھ آپؓ کے دست مبارک پر بالاتفاق بیعت کر لی۔ اور ان خوش نصیبوں میں سب سے پیش پیش حضرت مرزا محمود احمدؓ تھے۔ خدا تعالیٰ کے عارف بندوں کو بیعت کی حقیقت اور احترام خلافت (امر جامع) کا علم ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے لئے کوئی مسئلہ کہیں نظر نہیں آتا۔ مگر دوسرں کے لئے کئی طور دروازے نظر آنے لگتے ہیں اور یہی لوگ اباء، استکبار اور فرار کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ اس خلافت کے قیام کے بعد چند ایام میں ہی ایسے عناصر نے یہ شوشہ چھوڑا کہ خلافت کے اختیارات کو محدود کیا جائے۔ حضرت مصلح موعودؓ کا بیان ہے:

”حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کی وفات کو ابھی پندرہ دن بھی نہ گزرے تھے کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کی موجودگی میں مجھ سے سوال کیا کہ میاں صاحب! آپ کا خلیفہ کے اختیارات کے متعلق کیا خیال ہے۔ میں نے کہا کہ اختیارات کے فیصلہ کا وہ وقت تھا۔ جب کہ ابھی بیعت نہ ہوئی تھی جب کہ حضرت خلیفہ اولؓ نے صاف صاف کہہ دیا کہ بیعت کے بعد تم کو پوری پوری اطاعت کرنی ہوگی۔ اور اس تقریر کو سن کر ہم نے بیعت کی تو اب آقا کے اختیارات مقرر کرنے کا حق غلاموں کو کب حاصل ہے؟ میرے اس جواب کو سن کر خواجہ صاحب بات کا رخ بدل گئے اور کہا بات تو ٹھیک ہے میں نے یوں ہی علمی طور پر بات

کل لوگوں میں اس کے متعلق بحث شروع ہے۔ اس لئے میں نے بھی آپ سے ذکر کر دیا۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آپ کی کیا رائے ہے اور اس پر ہماری گفتگو ختم ہوگئی۔ لیکن اس سے بہر حال مجھ پر ان کا عندیہ ظاہر ہو گیا اور میں نے سمجھ لیا کہ ان لوگوں کے دلوں میں حضرت خلیفہ اولؓ کا کوئی ادب اور احترام نہیں۔ اور یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح سے خلافت کے اس طریق کو مٹا دیں جو ہمارے سلسلہ میں جاری ہوا ہے۔'' (سوانح فضل عمرؓ، جلد اول، صفحہ 186)

صاف ظاہر ہے کہ خلیفہ وقت کے سامنے اپنے آپ کو غلام شمار کیا۔ کامل اطاعت کا اقرار کیا۔ مگر آپؓ کے مدمقابل خلافت کا عدم احترام کرنے والوں نے ایک اور شوشہ چھوڑا کہ خلیفہ اور انجمن کے اختیارات کیسے ہوں یعنی کوشش یہ تھی کہ لوگوں کے دلوں سے خلافت کا احترام مٹایا جائے۔ یا کم از کم انجمن کو خلیفہ پر حاکم کی حیثیت دی جائے۔ اس سلسلہ میں وضاحت کے لئے خود حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایسے سوالات پہنچے۔ تو آپؓ نے ان سوالات کی کئی نقول کر کے سرکردہ لوگوں سے جواب طلبی کی اور حضرت میاں محمود احمدؓ سے بھی دریافت فرمایا۔ اوروں نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق جواب لکھا۔ مگر حضرت مصلح موعودؓ نے ایسے اہم معاملہ میں جواب سے قبل اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی اور اسی سے رہنمائی حاصل کی۔

''آخر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؓ کی زبان پر یہ آیت جاری ہوئی: ''قل ما یعبوا بکم ربی لولا دعاء کم۔''

اس آیت سے آپ کو یہ تفہیم ہوئی کہ جو لوگ خلافت احمدیہ کے خلاف ہیں ان کو خداوند تعالیٰ کی طرف سے کہہ دو کہ یورپ کی تقلید میں کامیابی اور فلاح نہیں۔ یہ دینی سلسلہ ہے اس لئے جس طرح خدا کے نبیوں کے خلیفے ہوتے رہے ہیں۔ اسی طرح یہاں بھی خلافت ہی ہوگی۔ لیکن اگر وہ باز نہیں آئیں گے تو خدا کو ان کی کوئی پرواہ نہیں۔ کامیابی اسی میں ہے کہ وہ خدا کے حضور گر جائیں اور زاری کریں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو خدا کا عذاب موجود ہے۔ غرض اس طرح سے جب خدا نے آپ پر حقیقت واضح کر دی تو آپ نے اپنی رائے لکھ کر بھیج دی کہ خلیفہ انجمن پر حاکم ہے نہ کہ انجمن خلیفہ پر۔'' (سوانح فضل عمرؓ، جلد اول، صفحہ 192)

حضرت مصلح موعودؓ کا خلافت سے اس قدر والہانہ محبت و احترام کو دیکھ کر اس راستہ سے مایوس ہونے کے بعد انہی کو خلافت کی پیشکش بھی کر دی۔ ایسے وقت میں بھی آپ کی سیرت سامنے آجاتی ہے۔ کہ کس قدر احترام آپ کے دل میں خلیفہ وقت اور خلافت کا تھا۔ واقعہ آپؓ کے الفاظ میں یوں ہوا۔

''1910ء کے آخری مہینوں کا واقعہ ہے کہ دوپہر کے وقت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب میرے پاس آئے کہ ایک مشورہ کرنا ہے۔ آپ ذرا مولوی محمد علی صاحب کے مکان پر تشریف لے چلیں۔ میرے نانا صاحب میر ناصر نواب صاحبؓ کو بھی وہاں بلوایا گیا تھا۔ جب میں وہاں پہنچا تو مولوی محمد علی صاحب، خواجہ صاحب، مولوی صدرالدین صاحب اور ایک یا دو آدمی وہاں پہلے سے موجود تھے۔ خواجہ صاحب نے ذکر شروع کیا کہ آپ کو اس لئے بلوایا ہے کہ حضرت مولوی صاحب کی طبیعت بہت بیمار اور کمزور ہے۔ پس اس وقت دوپہر کو جو آپ کو تکلیف دی ہے تو اس سے ہماری غرض یہ ہے کہ کوئی ایسی بات طے ہو جاوے کہ فتنہ نہ ہو۔ اور ہم لوگ آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم میں سے کسی کو خلافت کی خواہش نہیں ہے۔ کم سے کم میں اپنی ذات کی نسبت تو کہہ سکتا ہوں کہ مجھے خلافت کی خواہش نہیں ہے اور مولوی محمد علی صاحب بھی آپ کو یہی یقین دلاتے ہیں۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب بولے کہ مجھے بھی ہرگز خواہش نہیں۔ اس کے بعد خواجہ صاحب نے کہا کہ ہم بھی آپ کے سوا خلافت کے قابل کسی کو نہیں دیکھتے۔ اور ہم نے اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے لیکن آپ ایک بات کریں کہ خلافت کا فیصلہ اس وقت تک نہ ہونے دیں جب تک کہ ہم لاہور سے نہ آجاویں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص جلد بازی کرے اور پیچھے فساد ہو۔ ہمارا انتظار ضرور کر لیا جاوے۔

میر صاحبؓ نے تو ان کو یہ جواب دیا کہ ہاں جماعت میں فساد کے مٹانے کے لئے کوئی تجویز ضرور کر لینی چاہئے۔ مگر میں نے اس وقت کی ذمہ داری کو محسوس کر لیا اور صحابہؓ کا طریق میری نظروں کے سامنے آگیا۔ کہ ایک خلیفہ کی موجودگی میں دوسرے کے متعلق تجویز خواہ وہ اس کی وفات کے بعد کے لئے ہی کیوں نہ ہو، ناجائز ہے۔ پس میں نے ان کو یہ جواب دیا کہ ایک خلیفہ کی زندگی میں اس کے جانشین کے متعلق تعین کر دینی اور فیصلہ کر دینا کہ اس کے بعد فلاں شخص خلیفہ ہو گناہ ہے۔ میں تو اس امر میں کلام کرنے کو ہی گناہ سمجھتا ہوں۔'' (آئینہ صداقت، صفحہ 124-125)

اس سے ایک طرف ان لوگوں کا حال بھی معلوم ہو جاتا ہے جو خلافت کا احترام نہیں کرتے دوسری طرف مصلح موعودؓ کا حال بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ کے دل میں کس قدر منصب خلافت کا احترام تھا۔ پھر خلیفہ وقت سے بھی آپ کی یگانگت جو تھی وہ بھی ظاہر و باہر تھی۔ اس لئے آپ کے حاسدوں نے ایسی چال چلنا چاہی جس سے خلیفہ کی نظروں سے حضرت مصلح موعودؓ کو گرایا جا سکے۔ چونکہ نظام جماعت، نظام خلافت کے تابع ہوتا ہے۔ اس تعلق سے خلیفہ وقت کا فیصلہ آخری، حتمی اور قطعی ہوتا ہے اس لئے ایک موقع ایسا آیا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فیصلہ کر چکے تھے۔ چنانچہ صدر انجمن کی ایک جائیداد کو جب بیچنے کا وقت آیا تو بلا لحاظ قیمت بازار اسے کسی قدر کم قیمت اور رعایت پر اس کے سابق مالک کو ہی بیچنے کا فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے کر دیا تھا۔ اس پر انجمن کے بعض کارندوں نے برا منایا۔

واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ معاملہ اجلاس میں پیش ہوا۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے کہا کہ ہم لوگ خدا کے حضور جوابدہ ہیں اور ٹرسٹی ہیں اور حضرت صاحبزادہ صاحب سے پوچھا ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ اس شخص کو رعایت کریں تو ہمیں بھی اس کی رعایت کرنی چاہئے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس پر کہا کہ حضرت نے تو اجازت دے دی ہے۔ جب خط سنایا گیا تو آپ کو اس سے صاف ناراضگی کے آثار معلوم ہوئے اور آپ نے کہا کہ یہ خط تو ناراضگی پر دلالت کرتا ہے نہ کہ اجازت پر۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے ایک لمبی تقریر کی جس میں خشیۃ اللہ اور اللہ کا تقویٰ کی آپ کو تاکید کرتے رہے۔ آپ نے بار بار یہی جواب دیا کہ آپ جو چاہیں کریں میرے نزدیک تو یہی رائے درست ہے۔ چونکہ باقی سارے ممبران کے ہمنوا تھے۔ اس لئے کثرت رائے سے اپنی منشاء کے مطابق فیصلہ کیا۔ جس کے مختصر الفاظ یہ تھے درخواست سید زمان شاہ صاحب برائے توسیع میعاد نامنظور ہے۔ پندرہ یوم کی میعاد ان کو دی گی تھی انہوں نے حسب منشاء فیصلہ انجمن روپیہ دے کر رجسٹری نہیں کرائی۔ سید زمان شاہ کا روپیہ واپس دیا جائے۔ ازاں بعد ممبران انجمن حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خدمت میں پہنچے اور بتایا کہ یہ فیصلہ سب کے مشورہ سے ہوا ہے اور صاحبزادہ صاحب بھی اس میں موجود تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو طلب فرمایا آپ تشریف لے گئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا کیوں میاں ہمارے حکموں کی اس طرح خلاف ورزی کی جاتی ہے؟ آپ نے عرض کیا کہ میں نے تو صاف کہہ دیا کہ اس امر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی مرضی نہیں۔ اس لئے اس طرح نہیں کرنا چاہئے اور آپ کی تحریر سے اجازت نہیں۔ بلکہ ناراضگی ٹپکتی ہے۔ یہ سن کر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ممبران انجمن سے فرمایا کہ دیکھو تم اس کو بچہ کہا کرتے ہو۔ یہ بچہ میرے خط کو سمجھ گیا۔ اور تم لوگ اس کو نہ سمجھ سکے۔ پھر بہت کچھ تنبیہ بھی کی اور فرمایا۔ اطاعت میں ہی برکت ہے اپنے رویے بدلو ورنہ خدا تعالیٰ کے فضلوں سے محروم ہو جاؤ گے۔

(تاریخ احمدیت، جلد سوئم، صفحہ 266-267)

خلافت کے حکموں کی اطاعت کے معاملہ میں آپ کی سیرت واضح ہے۔اور آپ کے حاسدوں کی کوشش کہ خلیفہ وقت سے بدظن کروایا جائے۔آپ کے دل میں خلیفہ کا احترام جو تھا اس کا نتیجہ یہ تھا کہ آپ اپنے آقا (خلیفہ وقت) سے فیض یاب ہوئے۔ چنانچہ اس معاملہ میں بھی آپ کی سیرت نمایاں تھی اس دور (1908 تا 1914) میں آپ اکثر اوقات خلیفہ وقت کی صحبت میں ہی گزارتے آپ کی باتیں سنتے۔ چنانچہ آپ نے بعد میں خلیفہ وقت سے (حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے دربار سے سنی ہوئی باتیں اور ہدایات کو) بیان فرمایا ہے اور یہ اس قدر طویل ہیں کہ (یعنی حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے دربار کی باتیں) اگر جمع کی جائیں تو ایک مستقل ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔ فی الحال کثرت صحبت سے متعلق دو واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔

اول: ایک دفعہ جب کہ آپؓ گھوڑے سے گر گئے تھے۔ سیدنا محمودؓ آپ کے پاس بیٹھے دعا کر رہے تھے اور آپ تکلیف سے کراہ رہے تھے کہ کئی بار پیغام آیا کہ میاں ناصر احمد صاحب تشویشناک طور پر بیمار ہیں، حضرت سیدنا (حضرت مصلح موعودؓ) خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیماری کے باعث یہ سن کر خاموش ہو گئے۔مگر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اس وقت ہوش میں تھے آپؓ نے یہ بات سن لی۔آپ نے سیدنا محمودؓ کی طرف اپنا رخ مبارک کیا اور کسی قدر ناراضگی کے لہجہ میں فرمایا ''میاں تم گئے نہیں۔'' اور پھر کہا کہ تم جانتے ہو کس کی بیماری کی اطلاع آدمی دے کر گیا ہے۔وہ تمہارا بیٹا ہی نہیں وہ حضرت مسیح موعودؑ کا پوتا بھی ہے۔اس پر سیدنا (محمودؓ) کو بادل ناخواستہ اٹھنا پڑا۔''

(تاریخ احمدیت۔: حالات وواقعات خلافت اول، جلد سوئم صفحہ 570)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ خلیفہ وقت کی صحبت کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھے اور اس صحبت کے مقابل پر اپنے بیٹے کی تشوشناک علالت کو موخر کر دیا۔ اور اس وقت اسے چھوڑا جب الامر فوق الادب کا موقع آیا۔یعنی خود خلیفہ وقت کی بھی شفقت یہی تھی کہ اپنے اس فرمابردار کو حلقے سے جدا نہیں کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ ایسے کئی مواقع خلیفہ وقت کے دربار میں آئے کہ بعض لوگ اس دربار میں خواہ مخواہ اتنی دیر تک بیٹھے رہتے کہ خلیفہ وقت کو تخلیہ کی ضرورت ہوتی تھی۔اور آپ کو کہنا پڑتا تھا کہ دوست اب جا سکتے ہیں۔اس طرح کے واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خود حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:

'' آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ) جب کبھی زیادہ بیمار ہوتے تو فرماتے دوست تشریف لے جائیں اس پر ایک تہائی تک چلے جاتے اور باقی بیٹھے رہتے۔تھوڑی دیر بعد آپؓ پھر فرماتے دوست تشریف لے جائیں اس پر ایک تہائی اور چلے جاتے جب آپ دیکھتے اب بھی بعض لوگ بیٹھے ہیں تو پھر آپ فرمایا کرتے اب نمبردار بھی (کبھی فرماتے اب چودھری بھی) چلے جائیں مطلب یہ کہ ایسے لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہم مخاطب نہیں وہ گویا اپنے آپ کو نمبردار (چودھری) قرار دیتے ہیں۔مجھے اس نظارہ کو دیکھنے کا اس طرح موقع مل جاتا کہ جب آپ فرماتے دوست اٹھ کر چلے جائیں اور میں بھی اٹھتا تو آپؓ فرماتے آپ بیٹھے رہیں میرا مطلب آپ سے نہیں اس لئے مجھے کئی دفعہ آپ سے یہ فقرہ سننے کا موقع مل گیا۔''

(رسالہ ملک میں فتنہ وفساد کی روح کو کچلنے کی ضرورت، صفحہ 15 بحوالہ روزنامہ الفضل قادیان۔7 جولائی 1932ء فرمودہ 26 ستمبر 1956ء بحوالہ ہفت روزہ بدر قادیان۔جلسہ سالانہ نمبر صفحہ 12)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کے دل میں جو احترام تھا وہ آپ کے مذکورہ بالا حالات وواقعات سے ظاہر ہوتا ہے۔علاوہ ازیں آپ کے کردار میں یہ عمل بھی شامل تھا۔ اور یہ احترام خلافت ہی تھا کہ آپ جو بھی اہم کام کرتے وہ خلیفہ وقت کی اجازت سے کرتے چنانچہ خدمت دین کے لئے دعاؤں کے ساتھ ایک ''تنظیم'' مجلس انصار اللہ آپ نے قائم کی تو حضورؓ کی اجازت لے کر ہی قائم کی۔پھر لندن مشن کے لئے چندہ خود اکٹھا کیا مگر لندن مشن پر جانے والے (حضرت چودھری فتح محمد سیالؓ) کو براہ راست اخراجات سفر نہیں دیئے بلکہ خلیفہ وقت کی خدمت میں اسے پیش کر کے ان ہی کے ذریعہ یہ رقم دینے کی استدعا کی۔اور یہ بھی احترام خلافت کے تقاضا کے طور پر کیا کہ جو بھی کتاب وغیرہ لکھتے اسے اشاعت سے قبل خلیفہ وقت کے علم میں لا کر آپ کے صلاح ومشورہ اور اجازت لے کر ہی شائع فرماتے اور خلیفہ وقت کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کا دفاع کرتے۔ چنانچہ آپ نے انجمن انصار اللہ کی جانب سے رسالہ ''خلافت احمدیہ'' 23 مارچ 1913ء کو شائع فرمایا۔اس رسالہ سے متعلق حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ:

'' خلافت کے متعلق جو کچھ لکھا وہ وہی باتیں ہیں جن کا مفصل جواب ''خلافت احمدیہ'' میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ماتحت انجمن انصار اللہ نے دیا تھا۔جس کا خود حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے حکم دیا۔اسے دیکھا اصلاح فرمائی اجازت دی۔''

(القول الفصل طبع اول صفحہ 46)

بہر حال خلیفہ وقت اور خلافت کے دشمنوں کے خلاف آپ نے ایسی ہی خدمات کی ہیں جیسا کہ قرون اولیٰ میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے آنحضرت ﷺ اور خلفاء کرام کے لئے کی تھیں۔اور یہ ایسی حقیقت تھی کہ خود خلیفہ وقت اسے تسلیم فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے معاندین خلافت کو مخاطب کرتے ہوئے۔دیگر باتیں سمجھانے کے بعد یہ بھی تنبیہ فرمائی:

'' اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔''

(سوانح فضل عمرؓ، جلد اول، صفحہ 207)

اس امر واقعہ کی وضاحت کرتے ہوئے ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ:

''حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خلافت کے خلاف جب حملے ہوئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا تھا کہ مغرور مت ہو میرے پاس خالد ہیں۔ جو تمہارا سر توڑ دیں گے۔مگر اس وقت سوائے میرے (مصلح الموعودؓ ناقل) کوئی خالد نہیں تھا۔صرف میں ایک شخص تھا جس نے آپ کی طرف سے دفاع کیا۔اور پیغامیوں کا مقابلہ کیا۔ان سے چالیس سال گالیاں سنیں۔''

(تاریخ احمدیت، جلد 18: قادیان، 2007ء، صفحہ 279)

حضرت مصلح موعودؓ کی یہ سیرت جو خلافت کے احترام کے تعلق سے تھی وہ خلیفہ وقت سے پوشیدہ نہ تھی۔ بلکہ خلیفہ وقت کی طرف سے اس اطاعت وفرمابرداری کے لئے خراج تحسین بھی پیش کی جا چکی تھی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے واضح الفاظ میں فرمایا:

'' میاں محمود بالغ ہے۔اس سے پوچھ لو کہ وہ سچا فرمانبردار ہے۔ہاں ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ سچا فرمابردار نہیں۔مگر نہیں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا فرمانبردار ہے۔اور ایسا فرمانبردار کہ تم (میں سے) ایک بھی نہیں۔''

(بحوالہ سوانح فضل عمرؓ جلد اول، صفحہ 204)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مصلح موعودؓ کی یہ سنت جو احترام خلافت کے تعلق سے ظاہر ہے اس کی اقتداء کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ سب خیر وبرکت اسی میں ہے۔

و الحمد اللہ رب العالمین

فرزانوں نے دُنیا کے شہروں کو اُجاڑا ہے
آباد کریں گے اب دیوانے یہ ویرانے
ہے ساعت سعد آئی اسلام کی جنگوں کی
آغاز تو میں کر دوں انجام خدا جانے
(کلام محمودؓ)

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے لئے
مکرم مولانا عبدالرزاق فراؔز صاحب کا تقرر

جماعت احمدیہ کینیڈا کے لئے یہ امر باعث مسرت ہے کہ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وعنایت جامعہ احمدیہ کینیڈا کی روز افزوں ضروریات کے پیش نظر مکرم مولانا عبدالرزاق فراؔز صاحب کا جامعہ احمدیہ کینیڈا میں تقرر فرمایا ہے۔ اور آپ 4 دسمبر 2012ء کو ٹورانٹو پہنچے ہیں۔ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا، مکرم نصیر احمد خاں صاحب، سیکرٹری ضیافت کینیڈا اور مکرم ہدایت اللہ ہادؔی صاحب ایڈیٹر احمدیہ گزٹ آپ کو خوش آمدید کہنے کے لئے ایئرپورٹ گئے۔

مکرم مولانا عبدالرزاق فراؔز صاحب 11 اپریل 1970ء کو مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب آف 332 ج ب دھنی دیوٹوبہ ٹیک سنگھ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ نے گورنمنٹ ہائی سکول جتوئی ضلع مظفر گڑھ سے 1986ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ بعدۂ ستمبر 1986ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے اور 1992ء میں شاہد کا امتحان پاس کیا۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے پنجاب یونی ورسٹی لاہور سے 2000ء میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔

☆ آپ نے صرف ونحو میں تخصص حاصل کیا اور 1992-1999ء تک شعبہ متخصصین تحریک جدید ربوہ میں خدمات انجام دیں۔

☆ 2000ء میں نیشنل کونسل فار ہومیوپیتھی پاکستان سے ڈی ایچ ایم ایس کا امتحان پاس کیا۔

☆ 2000ء میں آپ نے معهد تعليم اللغة العربية للا جانب و جامعة دمشق، شام سے 2000-2005ء میں عربک لینگویج ڈپلومہ حاصل کئے۔

1992-1999 تک دوران تخصص میں جامعہ احمدیہ میں دو کلاسز کو پڑھاتے رہے۔ پھر 2005-2012ء تک جامعہ احمدیہ ربوہ میں تدریس کے فرائض انجام دئے۔ تدریس کے علاوہ شعبہ سمعی وبصری، مجلس ارشاد اور بعض دیگر شعبوں میں بطور نگران خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ کو بطور ممبر عریبک بورڈ کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ آپ ریسرچ سیل میں اعزازی طور پر ممبر ہیں۔ اس کے علاوہ شعبہ متخصصین تحریک جدید ربوہ کے تحت عربی ادب کے متخصصین کی نگرانی اور نور فاؤنڈیشن ربوہ کے تحت ترجمہ احادیث کی نظر ثانی کرنے کا موقع ملا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کا ایک صاحبزادہ اور تین صاحبزادیاں ہیں۔ آج کل آپ جامعہ احمدیہ کینیڈا میں تدریس کے فرائض انجام دینے پر مامور ہوئے ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مکرم مولانا عبدالرزاق فراؔز صاحب کی جامعہ احمدیہ کینیڈا کے لئے تقرری ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور انہیں مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

میرا دل صاف ہے

تحریک جدید کے آغاز کے وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھائیوں سے صلح کرنے اور یکجان ہونے کا ارشاد فرمایا۔ اس حکم کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جس وقت میں نے جماعت کے لئے یہ حکم تجویز کیا، اس وقت سب سے پہلے میں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ اے خدا! میرا دل صاف ہے اور مجھے کسی سے بغض و کینہ یا رنجش نہیں سوائے ان کے جن سے ناراضگی کا تو نے حکم دیا ہے لیکن اگر میرے علم کے بغیر کسی شخص کا بغض یا اس کی نفرت میرے دل کے کسی گوشہ میں ہو تو الٰہی میں اسے اپنے دل سے نکالتا ہوں اور تجھ سے معافی اور مدد طلب کرتا ہوں۔ مگر میرا دل گواہی دیتا ہے کہ میں نے کبھی کسی شخص سے بغض نہیں رکھا بلکہ شدید دشمنوں کے متعلق بھی میرے دل میں کبھی کینہ پیدا نہیں ہوا۔''

(خطبات محمودؓ۔ جلد 15، صفحہ 372)

حق اُترتے دلوں پہ دیکھا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ یورپ کے دوران یورپین پارلیمنٹ میں بصیرت افروز خطاب، پریس کانفرنس اور ان کے غیروں پر گہرے اثرات کے ذاتی مشاہدات پر مشتمل دلی جذبات اور کیفیات کا اظہار۔

رعب پڑتے دلوں پہ دیکھا ہے
حق اُترتے دلوں پہ دیکھا ہے

اے محبت کے بادشاہ تیرا
حکم چلتے دلوں پہ دیکھا ہے

آج میری نگاہ نے تجھ کو
راج کرتے دلوں پہ دیکھا ہے

تیرے نورِ فراستانہ کی
بجلی گرتے دلوں پہ دیکھا ہے

تیری نظروں کے عین تیروں کو
جا کے لگتے دلوں پہ دیکھا ہے

تُو نے بانٹے جو پیار کے تحفے
پھول کِھلتے دلوں پہ دیکھا ہے

صبحِ خوش رنگ کی اُمنگوں کو
رقص کرتے دلوں پہ دیکھا ہے

تیرے منشورِ امن عالم کو
پاؤں دھرتے دلوں پہ دیکھا ہے

تیری تعظیم میں عقیدت کے
نقش اُبھرتے دلوں پہ دیکھا ہے

دین کے حُسن کا ظفؔر نے آج
رنگ چڑھتے دلوں پہ دیکھا ہے

(مبارک احمد ظفر، لندن)

۔۔۔ کِس حال میں ہیں یارانِ وطن؟

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان کے دورہ ٹورانٹو کی چند جھلکیاں

لگ بھگ چار دہائیوں سے اپنے ہی مادرِ وطن پاکستان کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی چھوٹی بڑی کچہریوں، ضلعی عدالتوں، عدلیہ کے بلند وبالا ایوانوں، بارکونسلوں اور قومی اسمبلی کی راہداریوں سے اسلام اور احمدیت کے حقوق کی جنگ لڑنے والے یہ بے باک سپاہی اپنوں اور غیروں میں مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کے نام سے معروف ہیں۔ نصف صدی سے وکالت کے شعبہ سے منسلک ہیں، بچپن سے حقوق انسانی کا تحفظ آپ کی دلچسپی اور توجہ کا مرکز رہا ہے۔ 11 دسمبر 2012ء کو آپ انسانی حقوق کی ایک بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کے لئے پاکستان سے کینیڈا تشریف لائے اور 13 جنوری 2013ء کو واپس روانہ ہوئے۔ اپنی مصروفیات کے باوجود محترم مجیب الرحمٰن صاحب نے ٹورانٹو اور گردونواح کی جماعتوں کے لئے کچھ وقت نکالا اور پردیس میں بسنے والوں کو اُن کے دیس کی کارگزاریوں سے آگاہ کیا۔

مسجد بیت الاسلام میں مجلس

آپ کی پہلی مجلس مسجد بیت الاسلام میں تھی، جہاں یارک اور ٹورانٹو سنٹرل ریجن نے 19 دسمبر 2012ء کی شام نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد تقریباً ساڑھے سات بجے محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے زیرِ صدارت ایک مجلس ترتیب دی۔ مکرم شیخ عبدالہادی صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القران نے سورۃ البقرہ کی آیات -158 تا154 کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا۔ پروگرام سے متعلق محترم امیر صاحب کے تعارفی کلمات کے بعد فاضل ایڈووکیٹ صاحب نے انگریزی اور اردو میں حاضرین سے خطاب فرمایا۔

آپ نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ آپ اپنے دیس کے حالات جاننا چاہتے ہیں۔ وہاں کے گلی کوچوں، وہاں کے شب وروز، وہاں کے موسموں، وہاں کی ہریالی غرض وہاں کی ہر چیز کے بارے میں جاننے کے لئے بے تاب رہتے ہیں، آپ یہ بھی جاننا چاہتے ہیں کہ وہاں احمدی بہن بھائی، بچے اور بزرگ تاریکی کے اِس المناک دور میں ایمان وایقان کی شمعیں کیسے روشن کئے ہوئے ہیں، لیکن یہ محبت یک طرفہ نہیں، وہاں بھی آپ کے لئے ایسے ہی جذبات ہیں اور یہ کوئی المیہ نہیں کہ وہاں کے لوگوں نے ہماری بات نہیں سمجھی، خوشبو کو تو بند نہیں کیا جاسکتا اور ہم تو آنے والے وقت پر نظریں جمائے بیٹھے ہیں۔ قوانین اور مخالفتیں ہمارے دلوں سے آنحضرت ﷺ کی محبت کم نہیں کرسکتیں، بے شک وہاں مشکلات ہیں، ہر قدم پر مصائب ہیں، جان ومال اور عزت کی حفاظت کے لئے سنگین خطرات ہیں، مذہبی منافرت اپنی انتہا پر ہے، فضا اِس قدر آلودہ ہے کہ سانس لینا دشوار ہے۔ آپ نے کہا کہ میری نسل اور میری عمر کے لوگ تو پاکستان میں بھی اِس حقیقت کو سمجھتے ہیں کہ احمدی ہم سے بہتر مسلمان ہیں اور یہ عجوبہ فیصلہ محض سیاسی نوعیت کا تھا۔ لیکن المیہ یہ ہے کہ پاکستان کی وہ نسل جو پچھلے تیس پینتیس سالوں میں پروان چڑھی ہے اُن کے خیال میں احمدی ہوتا ہی غیر مسلم ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ سوال بار بار سامنے آتا ہے کہ حالات کب بدلیں گے، صبح کب طلوع ہوگی اور میرے نزدیک اِس کا ایک ہی جواب ہے کہ اگر آپ یہاں مستحکم ہوں گے تو ہمارے حالات وہاں بدل سکتے ہیں، آپ سب لوگوں کو قرونِ اولیٰ کے مہاجرین کا نمونہ سامنے رکھنا ہوگا اور اپنی صفوں میں وہی ایثار اور قربانی کی روح پیدا کرنا ہوگی۔

آپ نے کہا کہ حضور انور کی ہدایات کے تابع آپ کو اپنے نقطہ نظر، اپنے پیغام، اپنی تعلیم اور اپنے عملی نمونہ کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک مومن کا انتقام لینے کا طریق بالکل الگ ہوتا ہے، گو اُنہوں نے ہماری مساجد بند کردی ہیں لیکن ہم ساری دنیا میں مسجدیں بنا رہے ہیں۔ پاکستان میں ہمارے لئے بہت پریشانیاں اور بہت تکلیفیں ہیں۔ لیکن ہماری قربانیاں رنگ لا سکتی ہیں اگر بیرون ممالک میں رہنے والے خلیفہ وقت کے حکم کی تعمیل میں دنیا بھر میں مساجد تعمیر کردیں اور اس کے لئے بڑی سے بڑی مالی قربانی کے لئے ہمیشہ مستعد رہیں اور کبھی پیچھے نہ ہٹیں۔ شجر احمدیت کی اِن کونپلوں کو سرسبز وشاداب رکھیں تا یہ خوب بڑھیں، پھولیں اور پھلیں اور اُن روایات کو زندہ رکھیں جو آپ اپنے ساتھ لائے ہیں ورنہ آپ یہاں کی دنیا میں کھو کر ہجرت کے مقصد کو گنوا بیٹھیں گے۔ اپنے آدھ گھنٹے کے خطاب کو ختم کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ایک احمدی کو دنیا میں نہیں کھونا چاہئیے۔ بلکہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہمیشہ اس کا مطمح نظر ہونا چاہئیے۔ آپ کے خطاب کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا جو تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ سوا نو بجے یہ دلچسپ محفل ختم ہوئی۔ خواتین اور مردوں کی حاضری کا اندازہ پندرہ سو کے لگ بھگ رہا۔

مسجد بیت النور ہملٹن میں تقریب

ہفتہ 22 دسمبر 2012ء کو محترم مجیب الرحمٰن صاحب ہملٹن ساؤتھ اور نارتھ کی جماعتوں سے ملاقات اور گفتگو کے لئے دو بجے دوپہر مسجد بیت النور تشریف لے گئے مجلس عاملہ سے ملاقات کی اور دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ تقریباً تین بجے سہ پہر تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم راشد احمد بلوچ صاحب نے سورہ البقرہ کی آیات 154 تا158 کی تلاوت اور انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ محترم محمد عامر شیخ صاحب ریجنل امیر ویسٹرن انٹاریو نے مجیب الرحمٰن صاحب کا حاضرین سے تعارف کروایا جس کے بعد محترم مجیب الرحمٰن صاحب نے احباب سے خطاب کیا اور اُن کے سوالات کے جواب دئے۔ یہ مجلس ساڑھے پانچ بجے شام تک جاری رہی۔ تقریب میں برنٹ فورڈ، کچنر اور واٹرلو کی جماعتوں کے 115 احباب وخواتین نے شرکت کی۔

بیت الحمد مس ساگا میں تقریب

پیل ریجن کی جماعتوں نے 22 دسمبر 2012ء کی شام ساڑھے سات بجے محترم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ سے ملاقات کا اہتمام مسجد بیت الحمد مس ساگا میں کیا۔ عشائیہ اور نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری انچارج پیل ریجن کی صدارت میں تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم سعید احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم پیش کی۔ مکرم نصر اللہ خاں صاحب نے نظم کے چند اشعار سُنائے جن کا انگریزی ترجمہ مکرم بشارت احمد صاحب نے پیش کیا۔ محترم مولانا مرزا محمد افضل صاحب نے محترم مجیب الرحمٰن صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے پروگرام کی تفصیل بیان کی۔

محترم مجیب الرحمٰن صاحب نے مختلف مقامات پر احباب سے جو گفتگو کی اُس کا مضمون کم وبیش ایک ہی تھا۔ اپنے دیس کے حوالہ سے انہوں نے یہ بتایا کہ وہاں احمدیوں کے انسانی حقوق کی پامالی میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی بلکہ اضافہ ہی ہوا ہے اور احمدیوں کے لئے زندگی مشکل ہوتی جارہی ہے جس کا احوال دوست اخباروں میں آئے دن پڑھتے رہتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے احباب کو اُن کا پیغام یہ تھا کہ آپ لوگ یہاں پر اپنے ضمیر اور ایمان کے مطابق زندگی گزارنے کی آزادی کی تلاش میں آئے ہیں۔ جو آزادی آپ کو میسر ہے، یہاں آکر اگر آپ کی نسلیں اپنی روایات سے منقطع ہو جائیں تو یہ بڑا گھاٹے کا سودا ہوگا۔ مذہبی آزادی میسر ہے تو اس آزادی کے شکرانے کے طور پر اپنی نسلوں میں اسلامی اور احمدی روایات کو پختہ بنیادوں پر منتقل اور راسخ کریں۔

سوالات کے وقفہ میں جب آپ سے سوال کیا گیا کہ حالات میں تبدیلی کب آئے گی تو ان کا یہ کہنا تھا کہ معین طور پر کچھ کہنا مشکل ہے مگر اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے میں ذوقی طور پر یہ نتیجہ اخذ کرتا ہوں کہ دیارِ ہجرت میں آپ مضبوط ہوں گے تو اس کا اثر ہمارے وطن پر بھی پڑے گا۔ لہٰذا خود کو ان ممالک میں زیادہ ثمر آور اور مضبوط کریں تو ہمارے وطن میں بھی بہتری آئے گی۔ آپ نے فرمایا کہ حالات کتنے بھی خراب ہوں ہمارے حوصلے پاکستان میں کمزور نہیں پڑے بلکہ بلند و بالا ہیں اور ہم اپنے ہم وطنوں سے مایوس نہیں۔

تقریب کے اختتام پر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے محترم مجیب الرحمٰن صاحب کا شکریہ ادا کیا اور اپنی چند یاداشتوں کا تذکرہ کیا۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ تقریباً دس بجے شب یہ تقریب ختم ہوئی۔

اِس دلچسپ گفتگو میں پیل ریجن کی جماعتوں کے آٹھ سو سے زائد احباب وخواتین نے شرکت کی۔

مسجد دارالعافیت سکاربرو میں تقریب

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ 24 دسمبر 2012ء کو سوموار کی شام ساڑھے چھ بجے مسجد دارالعافیت میں تشریف لائے۔ آپ نے دوستوں کے ساتھ عشائیہ تناول فرمایا۔ اس کے بعد مغرب وعشاء کی نمازیں ادا کی گئیں۔

سات بجے نمازوں کی ادائیگی کے بعد محترم مجیب الرحمٰن صاحب نے مسجد دارالعافیت میں سکاربرو، مارکھم، ڈرہم، تھارن کلف، ایسٹ یارک اور جیرالڈ ٹورانٹو کی جماعتوں سے آئے ہوئے کے احباب سے خطاب فرمایا۔

آپ کا خطاب اور سوال وجواب کا سلسلہ تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہا۔ اس تقریب میں جے ٹی اے ایسٹ کی جماعتوں کے 225 احباب شامل ہوئے۔

(نمائندہ خصوصی: محمد اکرم یوسف)

سندر سندر روپ ہے جس کا پیارا پیارا ناؤں
سارے دھندے چھوڑ چھاڑ کے چلئے اس کے گاؤں

دُور دُور کے دیس سے پریمی جتھے بن بن آئیں
راہ میں کھڈے ڈالے جائیں چپل اور کھڑاؤں

ان کوچوں کی مٹی مجھ کو سونے جیسی لاگے
جس مٹی نے میرے پی کے چوم لئے تھے پاؤں

سڑتی دھوپ میں جلنے والو اس بستی میں آؤ
جلتے بلتے تن من کو یہ دیوے ٹھنڈی چھاؤں

مجھ جیسی کمزور بھی یاں تو بن جائے رندھیر
چلتے چلتے ان گلیوں میں تھکتے ناہیں پاؤں

اس نگری میں آکے سب کی تھکناں ہوویں دُور
چاہے چل کے آئیں وہ کتنے ہی کوس، گھماؤں

میرا مالک ایک ہی چال میں مات سبھوں کو دیوے
بیری سارے چلتے جائیں اپنے اپنے داؤں

جس نے پاک نبی جیؐ بھیجے پاک مسیحا بھیجا
کاش کہ میرا باقی جیون کر لے اپنے ناؤں

(صاحبزادی امۃ القدوس)

تحریک جدید دفتر اوّل کے بارہ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

”بزرگوں کے نام زندہ رہنے چاہئیں“

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جن کے والدین تحریک جدید دفتر اول میں شامل تھے، ان کے کھاتوں کو زندہ کریں تاکہ آپ کی مالی قربانیاں ان کی روح کے لئے ایصال ثواب کا موجب ہوں۔ اور اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ ان ادائیگیوں کی اطلاع مرکز ربوہ کو بھی ہو۔

اس ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 5 نومبر 2004ء میں فرمایا:

”ہوسکتا ہے کہ باہر آکر کچھ لوگ چندے اپنے بزرگوں کے نام پر دیتے بھی ہوں لیکن باہر کے ملکوں میں یہ ادائیگیاں ان کے بزرگوں کے نام میں شمار نہیں ہوتیں اور اگر ہوتی بھی ہیں تو مرکز میں کیونکہ ریکارڈ ہے وہاں درج نہیں ہوتیں۔ اور ہوسکتا ہے کہ آپ اپنے بزرگوں کے نام پر ادائیگی کر رہے ہوں اور آپ کے نام پر یہ ادائیگی شامل کی جارہی ہو۔ ... سہولت اسی میں ہے کہ مرکز ربوہ سے رابطہ کریں کہ ان کی کیا کیا رقم تھی یا وعدے تھے اور وہیں ادائیگی کی کوشش کریں تاکہ ریکارڈ درست رہے۔ ... ان کے نام بہر حال زندہ رہنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی اولادوں کو توفیق دے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 19 نومبر 2004ء)

مزید معلومات کے لئے شعبہ تحریک جدید جماعت احمدیہ کینیڈا سے رابطہ فرمائیں۔

میاں رضوان مسعود

سیکرٹری تحریک جدید، جماعت احمدیہ کینیڈا

22/12/2012 17:18

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

اعلان نکاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم لئیق احمد خورشید صاحب، میپل کی صاحبزادی محترمہ ندا خورشید صاحبہ کا رشتہ مکرم ڈاکٹر عبدالنصیر سید صاحب ابن مکرم عبدالمومن سید صاحب، میپل سے طے پایا۔

24 دسمبر 2012ء کو مسجد بیت الاسلام میں بعد نماز مغرب مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کے نکاح کا اعلان بعوض مبلغ بیس ہزار امریکن ڈالر (US$.20,000) حق مہر فرمایا۔

دلہا مکرم ڈاکٹر عبدالنصیر سید صاحب، مکرم سید عبدالباسط صاحب مرحوم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے پوتے اور دلہن محترمہ ندا خورشید صاحبہ، مکرم شیخ خورشید احمد صاحب مرحوم، اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ کی پوتی اور مکرم لئیق احمد خورشید صاحب، ممبر قضا بورڈ و سیکرٹری دارالقضاء کینیڈا کی صاحبزادی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دلہا و دلہن کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہؓ سے ہے۔ ادارہ اس موقع پر دلہا اور دلہن کے تمام عزیز و اقارب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

تقریبات شادی خانہ آبادی

☆ 14 دسمبر 2012ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم طارق حیات کاہلوں صاحب، میپل کی صاحبزادی محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ کی شادی خانہ آبادی مکرم منصور زبیر صاحب ابن مکرم محمد زبیر صاحب، ریگسڈیل کے ساتھ عمل میں آئی۔ مکرم طارق حیات کاہلوں صاحب نے چاندنی گیٹ وے ہال سے اپنی صاحبزادی کی رخصتی کا اہتمام کیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

16 دسمبر 2012ء کو مکرم محمد زبیر صاحب نے اپنے صاحبزادے مکرم منصور زبیر صاحب کی دعوت ولیمہ کی تقریب اسی ہال میں منعقد کی۔ مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

☆ مکرم سید سلیم احمد صاحب، ویسٹن از لنگٹن کی صاحبزادی محترمہ سیدہ فائقہ ماہم صاحبہ کی شادی خانہ آبادی مکرم سلمان احمد طارق صاحب ابن مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب، میپل کے ساتھ عمل میں آئی۔

21 دسمبر 2012ء کو مکرم سید سلیم احمد صاحب نے بیلا بنکوٹ ہال سے اپنی صاحبزادی کی رخصتی کا اہتمام کیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

25 دسمبر 2012ء کو مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب نے اپنے صاحبزادے مکرم سلمان احمد طارق صاحب، مربی سلسلہ کی دعوت ولیمہ کی تقریب چاندنی بنکوٹ ہال میں منعقد کی۔ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ نے دعا کروائی اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

ہر دو تقریبات میں پاکستان، انگلستان اور امریکہ سے آئے ہوئے عزیز و اقارب کے علاوہ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان نے شرکت کی۔

ادارہ اس خوشی کے موقع پر دلہا اور دلہن کے تمام عزیز و اقارب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

☆ مکرم احسن نسیم ملک صاحب، پیس ولیج ویسٹ کی صاحبزادی محترمہ ریما ملک صاحبہ کا رشتہ مکرم سہیل احمد تیمور صاحب ابن مکرم بشیر احمد ملک صاحب، ہملٹن ساؤتھ کے ساتھ طے پایا۔

24 دسمبر 2012ء کو چاندنی بنکوٹ ہال میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کے نکاح کا اعلان بعوض مبلغ دس ہزار ڈالر ($10,000) حق مہر فرمایا اور دعا ہوئی۔

نکاح کے بعد تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

27 دسمبر 2012ء کو مکرم بشیر احمد ملک صاحب نے اپنے صاحبزادے مکرم سہیل احمد تیمور صاحب کی دعوت ولیمہ کی تقریب چاندنی بنکوٹ ہال گیٹ وے میں منعقد کی۔ مکرم امیر صاحب نے ہی اس رشتہ کی کامیابی کے لئے دعا کروائی۔ بعدہ مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

دلہا مکرم سہیل احمد تیمور صاحب، مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے بھتیجے ہیں۔ ادارہ اس خوشی کے موقع پر دلہا اور دلہن کے تمام عزیز و اقارب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور انہیں ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین۔

ولادتیں

☆ اشعر اقبال

11 نومبر 2012ء کو مکرمہ طیبہ نسیم صاحبہ، بریمپٹن ایسٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹے سے نوازا ہے۔ عزیزم کا نام "اشعر اقبال" تجویز ہوا ہے۔ یہ بچہ مکرم ظفر اقبال صاحب کا بیٹا، مکرم محمد شریف صاحب، ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری نسیم احمد ہندل صاحب، بریمپٹن ایسٹ کا نواسہ ہے۔

☆ عمر جاذب احمد

24 دسمبر 2012ء کو محترمہ صائمہ کرن صاحبہ اہلیہ مکرم مدثر سعید احمد صاحب، ٹورانٹو سینٹرل کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹے سے نوازا ہے۔ عزیزم کا نام "عمر جاذب احمد" تجویز ہوا ہے۔ یہ بچہ مکرم محمد سعید احمد صاحب، بیلجیئم کا پوتا اور مکرم انعام الحق اختر صاحب، ٹورانٹو سینٹرل کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے، نیک خادمِ دین بنائے اور اپنے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرمہ بشریٰ صالحہ صاحبہ

20 دسمبر 2012ء کو مکرمہ بشریٰ صالحہ صاحبہ اہلیہ محمد صالح صاحب، مارکھم 69 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مربی سلسلہ نے 21 دسمبر 2012ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ و عصر کے بعد ان کی

نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

مرحومہ کے شوہر مکرم محمد صالح صاحب ایک روز قبل پاکستان سے آئے تھے۔ ان کی درخواست پر مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب نے 24 دسمبر 2012ء کو نیشنل قبرستان میں دوبارہ نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ چار بیٹے مکرم کمال صالح صاحب ڈرھم، مکرم جمال صالح صاحب، مکرم عاطف صالح مارکھم اور مکرم کاشف صالح بریمپٹن اور ایک بیٹی مکرمہ انجم احمد صاحبہ کنگسٹن یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ

27 دسمبر 2012ء کو محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر چوہدری حبیب اللہ صاحب، مالٹن 76 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 4 جنوری 2013ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ وعصر کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

مرحومہ ایک لمبا عرصہ تک بھابھڑہ ضلع سرگودہا کی صدر لجنہ اماء اللہ رہی ہیں۔ آپ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ، مکرم نصر اللہ خاں صاحب، صدر نارتھ یارک۔ مکرم ثناء اللہ صاحب، مالٹن، محترمہ نصیرہ کوثر صاحبہ زوجہ مکرم عبدالسلام صاحب، بریمپٹن سینٹر اور محترمہ مبارکہ متین صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد ڈوگر صاحب پیس ویلج ایسٹ کی والدہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 14 دسمبر 2012ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرمہ روبینہ ظفر مرزا صاحبہ

3 نومبر 2012ء کو مکرمہ روبینہ ظفر مرزا صاحبہ لاہور میں 47 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرمہ ناصرہ ریاض شیخ صاحبہ رچمنڈ ہل اور مکرمہ نصیرہ رضوان صاحبہ سکاربرو کی بھابھی تھیں۔

☆ مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ

23 نومبر 2012ء کو مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ جرمنی میں 53 سال کی عمر وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرم مرزا محمد اسمٰعیل بیگ صاحب بریمپٹن کی چھوٹی بہن تھیں۔

☆ مکرم عبدالودود صاحب

28 نومبر 2012ء کو مکرم عبدالودود صاحب کراچی میں 71 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، مکرم محمد صادق سماٹری صاحب کے بیٹے اور اہلیہ مکرم شیخ محمود احمد صاحب نیومارکیٹ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔

☆ مکرمہ سیّدہ امینہ سجاد صاحبہ

29 نومبر 2012ء کو مکرمہ سیّدہ امینہ سجاد صاحبہ ربوہ میں 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرم سیّد منیر احمد شاہ صاحب پیس ویلج سنٹر کی بھابھی تھیں۔

☆ مکرم ڈاکٹر مومن لطیف صاحب

30 نومبر 2012ء کو مکرم ڈاکٹر مومن لطیف صاحب 68 سال کی عمر میں لاہور میں دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے وفات پاگئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم، مکرم کاشف لطیف صاحب بریمپٹن سینٹر کے والد اور مکرم ایاز احمد ایاز صاحب صدر قضاء بورڈ کینیڈا کے سمدھی تھے۔ ادارہ اس وفات کے موقع پر مرحوم کے تمام عزیز واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ

یکم دسمبر 2012ء کو مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ گوجرہ میں 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرم محمد نواز باجوہ صاحب وینکوور کی بھابھی تھیں۔

☆ مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ

8 دسمبر 2012ء کو مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ مکرم سلیم احمد بھٹی صاحب 67 سال کی عمر میں چک نمبر 98 تھانواں ضلع سرگودہا وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب وان نارتھ کی والدہ، مکرم انیس احمد بھٹی صاحب وان نارتھ کی تایازاد ہمشیرہ تھیں۔

☆ مکرمہ کلثوم اختر صاحبہ

9 دسمبر 2012ء کو مکرمہ کلثوم اختر صاحبہ لاہور میں 60 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب، میپل کی چھوٹی بہن تھیں۔

☆ مکرم منور احمد بھٹی صاحب

9 دسمبر 2012ء کو مکرم منور احمد بھٹی صاحب ساؤتھ ہال، یوکے میں 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، مکرم عبدالقیوم ڈار صاحب پیس ویلج ایسٹ کے بہنوئی تھے۔

☆ مکرم شیخ محمد اسلم صاحب

12 دسمبر 2012ء کو مکرم شیخ محمد اسلم صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ قصور 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم ابتدائی اسیران راہ مولیٰ میں سے تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مرحوم، محترمہ امۃ السلام رانا صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد زکریا صاحب میپل، محترمہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عبدالودود صاحب سیکرٹری اشاعت کینیڈا اور محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر حفیظ احمد صاحب پیس ویلج ایسٹ کے والد تھے۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مکرم شیخ صاحب مرحوم کے تمام عزیز واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرمہ خورشید بی بی صاحبہ

13 دسمبر 2012ء کو مکرمہ خورشید بی بی صاحبہ لیہ میں 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرم فضل احمد صاحب اور مکرم خالد احمد صاحب سیسکاٹون کی نانی تھیں۔

مکرم فرحان اقبال صاحب مربی سلسلہ 21 دسمبر 2012ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم الطاف احمد صاحب

12 دسمبر 2012ء کو مکرم الطاف احمد صاحب ربوہ میں 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم، مکرم راجہ نعیم احمد ظفر صاحب، کارکن بیت الاسلام مشن ہاؤس کے تایازاد بھائی تھے۔

☆ مکرم عبدالرشید صاحب

14 دسمبر 2012ء کو مکرم عبدالرشید صاحب ملتان میں 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم، مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب قائد مجلس ویسٹن ساؤتھ، مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت ویسٹن نارتھ ویسٹ اور مکرم منیر احمد صاحب ویسٹن ساؤتھ کے والد محترم تھے۔

مکرم فرحان اقبال صاحب مربی سلسلہ نے 28 دسمبر 2012ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم راجہ سلیم احمد صاحب

23 دسمبر 2012ء کو مکرم راجہ سلیم احمد صاحب لندن (یوکے) میں 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور سات بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ محترمہ جمیلہ ہادی صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا، محترمہ عفت چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم ارشد علی چوہدری صاحب، سکاربرو کے والد اور مکرم راجہ نعیم احمد ظفر صاحب کارکن بیت الاسلام مشن ہاؤس ٹورانٹو کے بڑے بھائی تھے۔

ادارہ اس وفات کے موقع پر مرحوم کے تمام عزیز واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم عبدالرشید صاحب ساٹری

13 دسمبر 2012ء کو مکرم عبدالرشید صاحب ساٹری کراچی میں 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مرحوم، اہلیہ مکرم شیخ محمود احمد صاحب نیو مارکیٹ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری نے 21 دسمبر 2012ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم محمد زکریا اسمٰعیل صاحب

19 دسمبر 2012ء کو مکرم محمد زکریا اسمٰعیل صاحب بھاگل پوری ایڈمنٹن میں 79 سال کی عمر وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ جماعت کے مخلص فدائی اور خلافت سے والہانہ تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ محترمہ نیلوفر زکریا صاحبہ، ایک بیٹی مکرمہ ڈاکٹر فوزیہ صاحبہ ریجنل صدر لجنہ اماء اللہ پریری، دو بیٹے مکرم داؤد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری اشاعت ایڈمنٹن اور مکرم ڈاکٹر یونس اسمٰعیل صاحب، امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم عبدالمنان صاحب

25 دسمبر 2012ء کو مکرم عبدالمنان صاحب ربوہ میں 80 سال کی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

مرحوم، مکرم عبدالجبار ظفر صاحب سیکرٹری وقفِ نو بریمپٹن ہارٹ لیک کے والد محترم تھے۔

☆ مکرم مولانا عبدالحکیم جوزا صاحب

3 جنوری 2013ء کو مکرم مولانا عبدالحکیم جوزا صاحب، واقف زندگی ربوہ میں 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ مکرم عبدالرحمٰن فاتح صاحب، آٹوا کے والد تھے۔

مکرم امیر صاحب نے 4 جنوری 2013ء کو نماز جمعہ کے بعد محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ مولانا صاحب موصوف کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 11 جنوری 2013ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم عبدالمجید ڈوگر صاحب

23 دسمبر 2012ء کو مکرم عبدالمجید ڈوگر صاحب سویڈن میں 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ ان کی نماز جنازہ 4 جنوری 2013ء کو سویڈن میں ادا کی گئی اور وہیں دفن ہوئے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

11 جنوری 2013ء کو مسجد بیت الفتوح مورڈن، لندن میں نماز جمعہ کے آخر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم عبدالمجید ڈوگر صاحب کا مختصر ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے، تین بیٹیاں اور چھ بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ محترمہ نجمہ النساء صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا مبارک احمد صاحب ریجنل امیر پیل، محترمہ آمنہ خیر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم حمید احمد باجوہ صاحب، مالٹن کے والد تھے۔ اور کینیڈا میں مقیم مکرم عبدالحلیم طیب صاحب سیکرٹری امورِ عامہ کینیڈا، مکرم چوہدری عبدالرشید ڈوگر صاحب بریمپٹن، پیری میں مکرم چوہدری عبدالوحید ڈوگر صاحب، مکرم چوہدری عبدالکریم ڈوگر صاحب، مکرم چوہدری عبدالحکیم ڈوگر صاحب کنگ سٹی کے بڑے بھائی تھے۔ ادارہ اس وفات کے موقع پر مرحوم کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم اعجاز قدیر صاحب

5 جنوری 2013ء کو مکرم اعجاز قدیر صاحب کراچی میں 88 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحوم، مکرم الطاف قدیر صاحب نارتھ یارک کے والد تھے۔

☆ مکرمہ رضیہ جبار صاحبہ

9 جنوری 2013ء کو مکرمہ رضیہ جبار صاحبہ جھنگ میں 74 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ، محترمہ زاہدہ امتیاز صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ امتیاز احمد صاحب، واقفِ زندگی بیت الاسلام مشن ہاؤس کی خالہ تھیں۔ ادارہ اس وفات کے موقع پر مرحومہ کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

تصحیح

حضور انور کے دورہ کینیڈا کی رپورٹ احمدیہ گزٹ کینیڈا نومبر 2012ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے صفحہ 21 پر 12 نکاحوں کا اعلان شائع ہوا تھا۔ نکاح نمبر 8 میں عزیزم حنان احمد بھٹی صاحب کے والد کا نام غلطی سے مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب شائع ہو گیا تھا جب کہ ان کے والد کا نام مکرم نسیم احمد بھٹی صاحب ہے۔

احباب درستی فرمالیں۔

احباب جماعت کینیڈا کے لئے ایک ضروری اعلان

برائے

تجنید

شعبہ تجنید کینیڈا کے تحت احباب جماعت کے لئے درج ذیل چار سہولتیں موجود ہیں۔

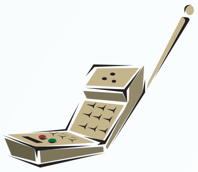

۱۔ٹیلی فون

احباب جماعت کی سہولت کے لئے شعبہ تجنید کینیڈا میں ٹیلی فون کے ذریعے اپنے فون نمبر، پتہ کی تبدیلی اور نوزائیدہ بچوں کی تجنید کی اطلاع دے سکتے ہیں یا اپنا پیغام ریکارڈ کرواسکتے ہیں۔شعبہ تجنید آپ کے پیغام کو سُن کر کمپیوٹر سسٹم میں آپ کی دی ہوئی معلومات کو درست کر لے گا۔

براہِ کرم ٹیلی فون پر اپنا نام، ممبر کوڈ اور ٹیلی فون نمبر ضرور صاف صاف ریکارڈ کروائیں تا کہ آپ سے رابطہ کرنے میں آسانی ہو۔پتہ تبدیل ہونے کی صورت میں سڑک کا نام واضح اور ہجوں کے ساتھ ریکارڈ کروائیں تا کہ غلطی کا امکان کم ہو۔

فون نمبر اور ایکسٹینشن نمبر درج ذیل ہے:

Tel #: 905-832-2669 Ext: 2235

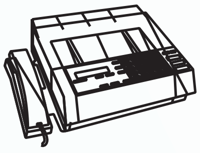

۲۔فیکس

شعبہ تجنید میں مندرجہ بالا معلومات پہنچانے کے لئے فیکس کی بھی سہولت موجود ہے۔یہ فیکس مشین صرف اور صرف تجنید کی معلومات کے لئے لگائی گئی ہے۔فیکس نمبر درج ذیل ہے:

Fax # : 905-832-9382

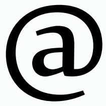

۳۔ای میل

شعبہ تجنید میں احباب جماعت اپنی معلومات ای میل (E-Mail) کے ذریعے بھی بھجواسکتے ہیں۔ای میل کا ایڈریس درج ذیل ہے:

E-mail Address: tajnid@ahmadiyya.ca

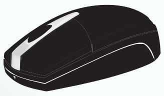

۴۔ویب سائیٹ

شعبہ تجنید میں احباب جماعت اپنی معلومات ویب سائیٹ کے ذریعے آن لائن (On-Line) بھی بھیج سکتے ہیں۔ویب سائیٹ کا پتہ درج ذیل ہے:

Web site: www.ahmadiyya.ca/services

احباب جماعت سے درخواست ہے اپنی معلومات جلد سے جلد درست کروانے کے لئے مندرجہ بالا طریق کار سے فائدہ اٹھائیں۔شکریہ!

شعبہ تجنید۔جماعت احمدیہ کینیڈا